SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, May 12, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty three minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr .Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یایھا الّذین اٰمنوا لا تتخذوا الیھود و النصرٰی اولیآء بعضھم اولیآء بعضٍ ومن یتولّھم منکم فانّہ منھم انّ اللہ لا یھدی القوم الظّلمین O فتری الّذین فی قلوبھم مرضٌ یسارعون فیھم یقولون نخشٰی ان تصیبنادآٰرۃٌ فعسی اللہ ان یاتی بالفتح اوامرٍ مّن عندہٖ فیصبحوا علٰی مآ اسرّوا فی انفسھم نٰدمین O

ترجمہ : اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہوگا۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم ان کو دیکھو گے کہ اُن میں دوڑ دوڑ کے ملے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آ جائے۔ سو قریب ہے کہ اللہ فتح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر (نازل فرمائے) پھر

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, May 12, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad , at fifty three minutes past four in the evening with Mr . Chairman (Mr .Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

یایھا الّذین اٰمنوا لا تتخذوا الیھود و النصرٰی اولیآء بعضھم اولیآء بعضٍ ومن یتولّھم منکم فانّہ منھم انّ اللّٰہ لا یھدی القوم الظّلمین O فتری الّذین فی قلوبھم مرضٌ یسارعون فیھم یقولون نخشٰی ان تصیبنادآٮِٕرۃٌ فعسی اللّٰہ ان یاتی بالفتح اوامرٍ من عندہٖ فیصبحوا علٰی مآ اسرّوا فی انفسھم نٰدمین O

ترجمہ : اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہوگا۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم ان کو دیکھو گے کہ انُ میں دوڑ دوڑ کے ملے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آ جائے۔ سو قریب ہے کہ اللہ فتح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر(نازل فرمائے) پھر

یہ اپنے دل کی باتوں پر جو چھپایا کرتے تھے پشیمان ہو کر رہ جائیں گے۔

سورۃ المائدہ(آیات ۵۱-۵۲)

جناب چیئرمین : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صلی علٰی محمد و علیٰ آل محمد۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب والا! point of order پر بات کہنا چاہتا ہوں۔

Leave of Absence

جناب چیئرمین، میں پہلے ذرا leave applications پڑھ لوں' اس کے بعد باقی ایجنڈے پر آتے ہیں۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 9 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے' اس لیے اس تاریخ کے لیے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، سینیٹر احمد علی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 8 مئی تا اختتام حالیہ اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، سینیٹر پروفیسر خورشید احمد نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 12 تا 14 مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، سینیٹر شاہد حسن بگٹی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 12 تا 15 مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، سینیٹر حافظ رشید احمد ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 19 اپریل تا 9 مئی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے' اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، سینیٹر محمد طلحہ محمود ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 9 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، سینیٹر نثار احمد میمن ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 5 اور 6 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، سینیٹر نواب محمد ایاز خان جوگیزئی ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 7 اور 8 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، انجینیر رشید احمد خان ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ پانچ اور سات مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب جسٹس عبد الرزاق اے تھہیم نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ بارہ مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب محمد امین دادا بھائی نے ناسازی طبیعت کی بنا پر مورخہ پچیس اور اٹھائیس اپریل تا اختتام حالیہ اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب نجم الدین خان نے اطلاع دی ہے کہ وہ پشاور میں ہیں' اس لیے آج مورخہ بارہ مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے ۔ جناب رحمت اللہ کاکڑ نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں' اس لیے مورخہ بارہ تا پندرہ مئی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ رضا صاحب! یہ Points of Order ہیں ' if we take them now

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the House): Legislative business which we will be able to go through quite quickly.

Mr. Chairman: OK.

Senator Mian Raza Rabbani: So we could do that and further sir, if I may point out to you and if you deem it proper, you may recognize the former Deputy Speaker of the National Assembly Dr. Abbasi in the gallery.

Mr. Chairman: We are honoured to have Dr. sahiba with us, she is very seasoned and very senior parliamentarian. She is also well represented in the House by her industrious son. We welcome your honour.

Condolence Resolution and Fateha

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! ایک تعزیتی قرار داد میں نے پیش کرنی ہے ۔ جناب چیئرمین! آج سے ایک سال پہلے بارہ مئی کو کراچی میں تقریباً پچاس آدمیوں کو شہید کر دیا گیا جن میں سے چھتیس کے قریب عوامی نیشنل پارٹی کے تھے۔ باقی پاکستان پیپلز پارٹی' پاکستان مسلم لیگ (ن) ' جمعیت علمائے اسلام ' ہماری پختونخواہ اور جماعت اسلامی کے تھے ۔ اس وقت جو پارٹی حکمران تھی' وہی پارٹی صوبے میں بھی حکمران تھی' گورنر بھی ان کا تھا

اور صدر نے بھی اس شام کو یہ کہا تھا کہ ہم نے اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا ۔ اس وقت کی صوبائی حکومت نے اس معاملے کی تحقیقات کرنے سے انکار کر دیا۔ وہاں کی سندھ ہائی کورٹ نے suo motu ایک بینچ تشکیل دیا، جس نے تحقیقات شروع کر دیں، لیکن اس بینچ کو معطل کر دیا گیا ۔ آج اس واقعہ کو ایک سال ہو گیا ہے، ہمارے صوبے پختونخواہ، بلوچستان کے پختونوں کی اکثریت تھی جو وہاں شہید ہوئے۔ لیکن ان کی شہادت حکومتوں نے بالکل بھلا دی ہے ۔ نہ صوبائی حکومت، نہ مرکز اور نہ وہاں کی ضلعی حکومت ۔ آج دوبارہ بارہ مئی ہے اور ہم ان شہیدوں کو یاد کریں ،جنہیں بغیر کسی قصور کے، بغیر کسی سیاسی اجتماع کے، بغیر کسی سیاسی مطالبے، بغیر کسی سیاسی جلسے کے، نہایت ظالمانہ طریقے سے قتل کر دیا ۔ سڑکوں کو بلاک کیا گیا۔ جناب میں چاہتا ہوں کہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ ان شہیدوں کے قتل کی تحقیقات کرے اور ہم ان شہیدوں کی یاد میں آج دعا کریں۔

(اس موقع پر فاتحہ پڑھی گئی)

سینیٹر بابر خان غوری، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین ، Points of order میں میرے پاس آپ کا نام تھا۔ اسی وقت اگر آپ لے لیتے تو بہتر تھا، بجائے اس کے کہ جدا out of turn لیں ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، یہ ہے، بالکل ہے، لیکن ہمارے دوسرے بھی ساتھی تھے۔

سینیٹر بابر خان غوری، جناب یہ اچھا ہوا کہ انہوں نے بات کی اور یہ پتا چل گیا ۔ بلی تھیلے سے باہر آ گئی کہ کون لوگ اس نام پر سیاست کر رہے ہیں ؟ کس مقصد سے اور کس کے لیے سازشیں بارہ مئی کو کی گئی تھیں اور کون لوگ بارہ مئی کا استعمال کرتے ہیں ۔ جناب! اس دن ہمارے چودہ ساتھی شہید ہوئے ہیں ۔ ہماری ریلیوں پر attack ہوئے ہیں ۔ ہماری پرامن ریلیوں پر attack کرنے والوں میں رات کو اے این پی نے اسلحہ تقسیم کیا اور وہاں پر ہماری ریلیوں پر attack کیے گئے۔ میں سمجھتا ہوں جو بے گناہ شہید ہوئے ہیں ان سب کے لیے فاتحہ خوانی کی جائے ۔ کوئی پختون ہو، کوئی پنجابی ہو، کوئی سندھی ہو ، کوئی بلوچ ہو ، سب پاکستانی

ہیں۔ اس دن جو بھی شہید ہوا، ان سب کے لیے فاتحہ خوانی اس ہاؤس میں کرائی جائے ، نہ کہ یہ اکیلے کریں، سیاست کرنے کے لیے ، اس طرح فاتحہ خوانی نہیں کرنی چاہیے ۔ ہاؤس کا طریقہ کار یہ ہے کہ آپ ہاؤس سے request کریں ، Chair اجازت دیتی ہے ۔ اس کے بعد فاتحہ کرائی جاتی ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جتنے بھی شہید ہوئے ہیں، ان کا تعلق کسی بھی قومیت سے ہو، ان تمام لوگوں کے لیے فاتحہ خوانی کرائی جائے اور میں خود اس بات کی demand کرتا ہوں ۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ بہت بڑی سازش تھی ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ایسے کر لیں کہ پہلے یہ legislative business کر لیں پھر جب points of order آئیں گے ، اس میں اور لوگ بھی بولنا چاہتے ہیں ۔ اس وقت پورے ہاؤس کی طرف سے سب کے لیے دعا کر لیں گے ۔

(اس موقع پر دعائے مغفرت کی گئی)

Mr. Chairman: We take up Item No.2. Bills to be introduced by Mr. Kamran Murtaza.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: یہ points of order جب آئیں گے ، اس وقت لے لیں گے ۔ مندوخیل صاحب ! جب Points of Order آئیں گے تو پھر لے لیں گے ۔ کافی points of order ہیں تو سب بعد میں بول لیں گے ۔ بے شک سب بول لیجیے گا ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اس طرح ہر کوئی اپنی مرضی سے بول رہا ہے ۔ پھر ہاؤس کیسے چلے گا؟

سینیٹر میاں رضا ربانی: ہم بھی اس میں بہت affected تھے، پاکستان پیپلز پارٹی۔ دیگر جماعتیں بھی اس میں affected تھیں اور یہ legislative business زیادہ وقت نہیں لے گا، اس کے بعد یقیناً جن دوستوں کے Points of Order ہیں، وہ بھی بولیں گے ۔ and I

will also like to speak.

جناب چیئرمین: ہاؤس کے دونوں طرف سے چونکہ request ہے کہ یہ آپ سب کے لیے ہو جائے' وہ بہتر رہے گا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب اسے فوراً take up کر لیں۔

جناب چیئرمین: مسٹر کامران مرتضیٰ۔

Legislative Business

Introduction of the Constitution (Amendment) Bill 2006

Senator Kamran Murtaza: Sir, leave may be granted to me to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment-I) Bill, 2006]

Mr. Chairman: Is it opposed? OK. Then introduce کر دیں۔

Senator Kamran Murtaza: I may be allowed to introduce the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Repubic of Pakistan [The Constitution (Amendment-I) Bill, 2006]

Mr. Chairman: The Bill is introduced. Stands referred to Standing Committee concerned. Item No.4 again Mr. Kamran Murtaza.

Senator Kamran Murtaza: Sir, leave may be given to me to introduce the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment-II) Bill, 2006]

Mr. Chairman: Not opposed. OK. Presented.

Senator Kamran Murtaza: I may be allowed to introduce the

Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment-II) Bill, 2006].

Mr. Chairman: The Bill has been introduced. Stands referred to the Standing Committee concerned. No.5

ہو گیا۔ نمبر ۶۔

Senator Kamran Murtaza: Sir, again leave may be granted to me to introduce the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan sir. The Amendment-IV of 2006 in the Constitution.

Mr. Chairman: Not opposed, so then, please introduce it.

Senator Kamran Murtaza: Sir I may be allowed to introduce the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, [The Constitution (Amendment -IV) Bill, 2006]

Mr. Chairman: The Bill as introduced, stands referred to the Standing Committee concerned.

Senator Kamran Murtaza: Thank you sir.

Mr. Chairman: Let us take Item No.7 and then No.8

سینیٹر میاں رضا ربانی، ابھی بھنڈر صاحب کے ساتھ بھی discussion ہوئی ہے، Law Minister صاحب کے ساتھ بھی discussion ہوئی ہے، بھنڈر صاحب نے I was seeing honourable Leader of the Opposition سے بھی بات کی ہے۔ جناب اگر آپ مہربانی فرما کر تھوڑا سا نوٹ کر لیں

Item No 8, 9, 10 and 11, these will be deferred for the next Private Members Day then sir Item No. 16 and 17, these will also be deferred for the next Private Members Day. The other Bills we have discussed with

Bhinder sahib and I would say that this is unique privilege of this coalition government that three Private Member's Bills.

جو 2003-04 سے pend ہو رہے تھے' ان کو ہم unanimously پاس کریں گے۔

جو اگلا private members' day ہو گا' ان Bills کو اس دن pass کریں گے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھا شگون ہے' یہ ایک اچھا اور positive initiative ہے جو coalition government نے لیا ہے۔

جناب چیئرمین: So then... جی بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں قائد حزب اختلاف' اپنی جماعت اور اپنے لیڈر کا مشکور ہوں۔ جناب! متفقہ طور پر ایک روایت بنی ہے کہ جو undisputed legislation ہو' جس پر اعتراض نہ ہو' اس کو بیٹھ کر discuss کر لیا جائے' دوسری روایت یہ ہے کہ اگر ہم agree ہوں تو اس کو unanimously pass کر لیا جائے۔ یہ ایک خوش آئند بات ہے اور سینیٹ کے شایان شان ہے۔ جناب والا! ہم یہ کوشش کریں گے اور ہم نے پہلے بھی کہا تھا کہ ان کی طرف سے جو معقول تجویز آئے گی' گو ہم اپوزیشن میں ہیں' ہم اس کو قبول کریں گے' اس کی تائید کریں گے اور اگر اسی طرح کا جذبہ کارفرما رہا تو نہ صرف سینیٹ سے اچھی legislation, proposals, discussions جائیں گی بلکہ policy formulation میں بھی contribution ہو گی۔ جناب! میں اس چیز کے لیے سارے ایوان کا مشکور ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہ agreement ہوا ہے کہ ہم آج تین bills pass کر دیں گے اور بقایا تین bills پر بیٹھ کر discuss کریں گے اور پھر اس کے بعد ان پر بھی legislation ہو جائے گی۔ بہت مہربانی۔

Mr. Chairman: So, we take up item No.12 now?

Senator Mian Raza Rabbani: You will have to formally defer item No. 8 to 11 and 16, 17.

Mr. Chairman: Item Nos. 8, 9, 10, 11, 16 and 17 are deferred as

agreed.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, the Law Minister has just now spoken to Mr. Kamran Murtaza and he has also agreed that items 20 and 21 would be deferred and taken up on the next private members' day.

Mr. Chairman: Ok, so item No. 20 and 21 are also deferred.

سینیٹر کامل علی آغا (قائد حزب اختلاف)، جناب! میں نے رضا ربانی صاحب سے request کی ہے کہ جو item No. 20 and 21 ہیں' اس پر جب Law Minister Sahib meeting کریں گے تو بھنڈر صاحب کو شامل کر لیں تا کہ اگر اس پر اتفاق ہو تو ہماری representation ہو۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب! بھنڈر صاحب اس میں شامل رہے ہیں' بہرحال پھر بھی اگر وہ آئیں گے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

سینیٹر کامل علی آغا، ہم بھنڈر صاحب کو nominate کرتے ہیں کہ وہ اس میٹنگ میں شرکت کریں تا کہ اگر اتفاق ہو تو پھر ہماری طرف سے اس وقت کوئی اعتراض نہ آئے۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, that is not a problem.

Mr. Chairman: Fine. Now we go on to item No. 12. Bhinder Sahib.

Consideration of Dowry and Marriage Gifts

(Restriction) Bill 2005

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! item No. 12 ہے۔ یہ bill introduce ہو چکا ہے اور یہ اس کی further consideration ہے۔ جناب والا! میں عرض کروں کہ اس پر agreement ہو چکا ہے اور یہ Dowry and Marriage Gifts (Restriction) Bill 2005 ہے۔ جناب! میں 2003 سے کوشاں تھا کہ یہ bill pass کیا

جائے اور ہم ایک ایسا bill pass کریں جس سے لوگوں کو جہیز کی لعنت سے نجات ملے اور سکون نصیب ہو۔ جناب! 1976 میں جب پیپلز پارٹی کی حکومت تھی' اس وقت بھی یہ bill لایا گیا تھا لیکن اس وقت اس میں یہ تھا کہ صرف پانچ ہزار روپے تک جہیز دیا جا سکتا ہے اور آجکل کے مطابق یہ بہت unrealistic تھا۔ اس لیے جناب! اس کو amend کیا گیا ہے کہ جہیز کی total value 30,000 and bridal gifts 50,000 سے زیادہ کے نہیں ہو سکیں گے۔ Basically یہ restriction raise کی گئی ہے۔ جناب! اس پابندی سے یہ ہو گا کہ غریب آدمی کو ایک سکون حاصل ہو گا کہ جو لوگ پوچھتے ہیں کہ جہیز کتنا دو گے؟ رشتوں اور بہت سی چیزوں میں اس کے متعلق جو جھگڑے ہوتے ہیں' وہ ختم ہوں گے اور یہ ہو گا کہ میں اس سے زیادہ جہیز نہیں دے سکتا اور جہیز کی expectations اور لعنت ختم ہو گی۔

جناب! اس میں دوسرا امر یہ رکھا گیا ہے کہ اِدھر سے جو جہیز بھی دیا جائے گا یا اُدھر سے جو gifts دیئے جائیں گے' ان کی فہرست نکاح نامے کے ساتھ لگی ہو گی۔ جناب! آپ نے دیکھا ہو گا کہ آئے روز عدالتوں میں جھگڑے ہوتے ہیں کہ لڑکی کہتی ہے کہ یہ میرا دس لاکھ کا جہیز کھا گئے ہیں' لڑکے والے کہتے ہیں کہ ہم نے بیس لاکھ کا دیا تھا۔ یہ چیز ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گی کیونکہ سب کچھ record پر آ جائے گا' documentary evidence ہو گا اور اس کے مطابق فیصلے کرنے میں آسانی ہو گی۔ جناب! اس میں تیسری بات یہ رکھی گئی ہے کہ تمام جہیز کی وارث بیوی ہو گی اور جناب! اس کی non implementation پر Family Court کو implementation کا اختیار ہو گا۔ یہ bill عوام کے لیے بڑا سود مند ثابت ہو گا اور میں حزب اقتدار کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس کو agree کیا ہے اور یہ بھی عرض کرتا جاؤں کہ Law Reforms Committee نے بھی جو bill تیار کیا تھا' وہ بھی یہی bill تھا۔ اس میں اور law reforms کی recommendations میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ bill اس کے مطابق ہی بنایا گیا ہے۔ اس کو حزب اختلاف نے بھی accept کیا ہے تو میں یہ درخواست کروں گا کہ اس bill کو منظور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: آپ اس پر پہلے بول چکی ہیں' جب bill introduce ہوا تھا۔ کیا

اب پھر بولنا ہے؟ جی بولیے۔

سینیٹر رزینہ عالم خان، شکریہ۔ جناب چیئرمین! جہاں تک یہ جہیز اور شادی کے تحفوں کا bill ہے، جب یہ introduce ہوا تھا تو اس پر discussion نہیں ہوئی تھی۔ جناب والا! میں یہ کہوں گی کہ اب جہیز کی 5000 کی limit کا قانون مذاق بن گیا ہے کیونکہ اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ پانچ ہزار میں تو دلہن کا جوڑا بھی نہیں آتا، باقی چیزیں تو الگ ہیں۔ اس لیے جناب والا! قانون وہ بننا چاہیے جس کی practice ممکن ہو اور جو do-able ہو، جس میں ایسی کوئی قدغن نہ ہو جو بعد میں مذاق بن جائے۔ اس میں جناب والا! خواتین کی حق تلفی اس طرح بھی ہوتی ہے کہ اگر پانچ ہزار سے تیس ہزار کی رقم کر دی جائے تو جہیز تو لاکھوں بلکہ کہیں کہیں تو کروڑوں کا بھی ہوتا ہے۔ جب میاں بیوی میں علیحدگی ہوتی ہے تو لڑائی کے وقت لڑکی جہیز واپس لے کر نہیں آتی، وہ اکیلی ہی آتی ہے، اکثر ایسا ہی ہوتا ہے جو مجھے رپورٹیں ملی ہیں اور جب وہ دعوٰی کرتی ہے تو اس میں وہی رقم لکھوا سکتی ہے جو اس کی کم از کم حد ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گی کہ بھنڈر صاحب نے اس bill کو بہت اچھی طرح تیار کیا ہے جس میں شادی کے تحائف کی رقم بھی مختص کی گئی ہے تو جناب والا! میں یہ کہوں گی کہ یہ پارلیمنٹ میں discuss ہو اور پھر خواتین کو موقع دیا جائے کہ وہ اس میں اپنی input دیں اور اس کے بعد اس پر فیصلہ ہو۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to provide for restriction on Dowry and Marriage Gifts [The Dowry and Marriage Gifts Act (Restriction) Bill 2005] as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

سینیٹر فاروق ایچ نائیک (وزیر برائے قانون)، انہوں نے 2006 کے اندر move کیا تھا اور 2008 کے اندر

again credit goes to the coalition Government of Pakistan Peoples Party,

PML(N),ANP, and JUF to agree on passing of this Bill. Thank you.

Mr. Chairman: We may now take second reading clause by clause

Any amendments?-ے لیں

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: There is no amendment.

Mr. Chairman: 1 to 13 cluases

پھر سارے اکٹھے کر لوں۔

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, 14

میں move کر لوں' یہ pass ہو جائے۔

جناب چیئرمین، اچھا۔

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that the Bill further to provide for restriction on dowry and marriage Gifts [The Dowry and Marriage Gifts (Restriction) Bill, 2005], be passed.

Mr. Chairman: I think,

Clauses-2 to 13, there is no amendment, the جو preamble ہے' وہ رہ گیا -

question is that the clauses 2 to 13 form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: They are formed part of the Bill. I will just read the preamble and

پھر آپ اس کو کر لیں۔

we may now take up clause-1 the preamble and title of the Bill, the question is that the Clause-1, the preamble and title do stand part of the

Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The clause-1, the preamble and title stand part of the Bill.

اب item No. 13 ۔چی بھنڈر صاحب۔

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that there is a bill to provide for restriction on dowry and marriage gifts [The Dowry and Marriage Gifts (Restriction) Bill, 2008], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to provide for restriction on dowry and marriage gifts [The Dowry and Marriage Gifts (Restriction) Bill, 2008], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: So, the Bill is adopted and stands passed. Item No. 14, Ch. Muhammad Anwar Bhinder.

The Code Of Civil Procedure (Amendment) Bill 2003

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Mr. Chairman, I beg to move that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2003], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2003], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once. Is it opposed?

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Ayes have it.

جناب چیئرمین، میں پھر put کر دیتا ہوں۔

It has been moved that, the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2003], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted. I will go on the second reading, there is no amendment.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Yes sir, there is no amendment.

Mr. Chairman: The question is that Clause-2 do form part of the Bill. I will read the preamble and the title of the Bill Clause-1, we nowtake up Clause-1, the preamble and the title of the Bill, the question is that Clause-1, the preamble and the title do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Clause-1 and preamble, the title stand part of the Bill. Bhinder sahib, item No. 15, please, move it.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2003], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2003], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed unanimously. We move on to item No.16.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, 18.

Mr. Chairman: Which is deferred, 17. So, we have now item No. 18 then.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, 18. Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Limitation Act, 1908 [The Limitation(Amendment) Bill, 2006], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Limitation Act, 1908 [The Limitation (Amendment) Bill, 2006], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once. Is it opposed? No. Then we put it to the floor, it has been moved that the Bill further to amend the Limitation Act, 1908 [The Limitation (Amendment) Bill, 2006], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted. The Second reading, there is no amendment. So, the question is that Clause-2 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Clause-2 stands part of the Bill.

رضا صاحب ! میں پڑھ لوں جو آپ discuss کررہے ہیں' اس کا اس سے تو کوئی تعلق نہیں ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد ایوان)، جناب ! نہیں ہے۔

Mr. Chairman: We will now take up Clause-1 the preamble and title of the Bill, the question is that Clause-1 the preamble and title do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Clause-1 the preamble and the title stand part of the Bill. Bhinder sahib, please, move item No.19.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Limitation Act, 1908 [The Limitation (Amendment) Bill, 2006], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Limitation Act, 1908 [The Limitation (Amendment) Bill, 2006], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted unanimously and the Bill stands passed.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! میں صرف اس stage پر ان تین بلوں کے pass ہونے پر سارے ایوان کا' قائد حزب اقتدار کا' قائد حزب اختلاف کا' فاضل وزیر قانون صاحب کا اور سب کا مشکور ہوں کہ یہ تین bills pass ہوئے ہیں۔ ہماری آئندہ بھی اس ماحول میں قانون سازی ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہ صرف اس ایوان کی عزت میں اضافہ ہو گا بلکہ ایک اچھا message عوام کو بھی جائے گا۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ آئندہ بھی یہی حسن سلوک اور

یہی طریقہ اپنایا جائے گا جو ہماری آئندہ legislation کے لیے مفید ثابت ہو گا۔ جناب! بہت بہت شکریہ۔

(اس موقع پر desks بجائے گئے)

Mr. Chairman: Before the commenced motion, I think, we will take up points of order then that is alright.

Senator Mian Raza Rabbani: You can take that up or Sherri Rehman the Minister was here, we could have taken up item 24 or we can also take up item No.29. Kamran 29 which you will read?

سینیٹر کامل علی آغا: جناب! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ کونسا item لے لیا جائے' بعد میں۔ جناب چیئرمین! آج جو agreed discussion تھی---

سینیٹر کامران مرتضٰے: جناب! آپ نے مجھ سے floor واپس لے لیا ہے' میرا نام پکارا گیا ہے' اب میں واپس بیٹھ جاؤں۔

جناب چیئرمین: میں نے نہیں پکارا' کسی اور نے پکارا ہو گا۔ آپ نے خود تو نہیں پکارا؟

سینیٹر فاروق ایچ نائیک: کامران صاحب سمجھ رہے ہیں کہ ان کا case call ہو گیا ہے۔

Points Of Order

Price Hike in The Country

سینیٹر کامل علی آغا: حزب اقتدار اس گمان میں ہے کہ ان کو کوئی پکار رہا ہے تو آج کل سارے کا سارا حزب اقتدار ایسے ہی چل رہا ہے۔ کامران مرتضٰے صاحب! غصہ نہ کیا کریں۔ جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج جو agreed discussion تھی' وہ price hike پر تھی اور آج کے ایجنڈے پر price hike کے دو motions موجود ہیں اور دونوں

ہوئے ہیں۔ ایک تو محترمہ کلثوم پروین صاحبہ کا "agriculture policy commenced with of Government with particular reference to the prices of fertilizer and pesticides in the country" ہے۔ دوسرا price hike ہے جو ملک کے اندر general prevailing condition ہے' یہ دونوں motions pending ہیں اور decided تھا کہ ان پر discussion ہو گی۔ آج اس انتظار میں پانچواں یا چھٹا دن ہے کہ محترم وزیر صاحب تشریف لائیں گے اور ان کی موجودگی میں یہ speeches ہوں گی۔ میں نے اس پر ابتداء تو کر دی تھی لیکن یہ decide ہوا تھا کہ آج اس پر discussion ہو گی۔

جناب چیئرمین! اس وقت ملک میں جو قیمتوں کے بڑھنے کے متعلق official report آئی ہے کہ پچھلے ایک ہفتے میں اشیائے ضروریا میں 26 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ یہ ایک alarming position ہے۔ میں یہ بات پہلے دن سے ہی روزانہ کہتا آ رہا ہوں کہ جو پوزیشن ڈالر اور روپے کی قیمت میں کمی کی وجہ سے اس ملک میں پیدا ہو رہی ہے اور جو صورتحال آگے چل کر پیدا ہونے والی ہے وہ انتہائی تشویشناک ہے۔ کوئی بندہ facts and figures کو سمجھتا ہو اور وہ دو منٹ کے لیے قلم لے کر بیٹھ جائے تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کی دماغی حالت درست نہیں رہے گی۔ یہ مسئلہ اتنی شدت سے ہوا کہ آج سے دو دن قبل saturday کو حکومت نے ڈالر کی ایک fictitious قیمت مقرر کی اور State Bank of Pakistan نے زبردستی اخبارات اور electronic media میں اس ڈالر کی قیمت کو شائع کروایا' حقائق کے برعکس شائع کروایا اور کوشش کی کہ اس جعلی طریقے سے ڈالر کی بڑھتی ہوئی قیمت کو روکا جا سکے اور جو روپے کی قیمت کم ہو رہی ہے اس کو عوام میں ظاہر کیا جائے کہ وہ مضبوط ہو گئی ہے' بحالی کی طرف جا رہی ہے اور مستحکم ہو رہی ہے۔ وہ بالکل غلط تھا اور آپ اندازہ لگائیں کے قوم کے ساتھ کتنا بڑا مذاق ہو رہا ہے' یہ صرف اپنی قوم کے ساتھ ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے ساتھ ایک مذاق ہے جو کہ ریکارڈ پر قطعی طور پر تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ میڈیا کو feed کیا جاتا رہا اور زبردستی کی گئی کہ forex rates شائع کیے جائیں اور جو کمپنیاں یہ forex rates شائع کرتی تھیں انہوں نے انکار کر دیا' آپ دیکھیں کہ پچھلے تین دن سے ان کمپنیوں نے foreign currency نرخ شائع نہیں کیے۔ انہوں نے زبردستی اپنی طرف سے without authority ' حقائق کے برعکس ڈالر اور غیر

ملکی کرنسی کی قیمتیں کم ظاہر کر کے شائع کروائیں لیکن حقیقت میں ایسا نہیں تھا۔ خریدنے والے بنک موجود تھے اور اگر یہ ثابت کر دیں کہ ایک ڈالر بھی انہوں نے مارکیٹ سے خریدا ہو تو وہ حقیقت تسلیم کر لیں گے لیکن حقیقت میں یہ تھا کہ کوئی بھی بنک 70 سے کم میں بیچنے کے لیے تیار نہیں تھا اور internal exchange rate 70 سے کم نہیں تھا' جبکہ ظاہر یہ کیا جاتا رہا کہ ڈالر کا ریٹ 67 rupees ہے' یہ حقائق کے برعکس ثابت کیا جاتا رہا۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر آج بحث ہونی چاہیے تھی اور اس لیے ہونی چاہیے کہ یہ پاکستان کے عام شہری کا مسئلہ ہے۔ میں پہلے دن بھی یہ کہہ چکا ہوں کہ یہ ہمیں اپنی "آنیاں جانیاں" دکھا رہے ہیں' یہ صرف یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ ہم بڑے مصروف ہیں' ہمیں دیکھیں ہم کبھی دبئی جا رہے ہیں اور کبھی لندن جا رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! شرمناک بات یہ ہے کہ جو لوگ یہ کہتے تھے کہ بیرونی dictation نہیں لیجانی چاہیے' پاکستان کے معاملات میں بیرونی مداخلت نہیں ہونی چاہیے' یہ باقاعدگی کے ساتھ اس مداخلت کو برداشت کر رہے ہیں اور اس مداخلت کے لیے باقاعدہ دبئی اور لندن کے سفر کر رہے ہیں۔ بڑے بڑے ہوٹلوں کے bills ادا کر رہے ہیں۔ جناب والا! یہ بھی ایک question ہے کہ یہ پیسہ کہاں سے آ رہا ہے؟ کون pay کر رہا ہے؟ یہ کس طریقے سے پاکستانی قوم کی تذلیل کر رہے ہیں۔ یہ ہاؤس میں اس مسئلے پر جو کہ بہت اہم ہے' discussion کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں' ان کے منسٹر صاحب نہیں آ رہے' اگر یہ اس قابل نہیں ہیں کہ ان کے منسٹر صاحب اس ہاؤس میں آئیں تو جو منسٹر نہیں آنا چاہتا تو Prime Minister سے دوسرے منسٹر کو depute کروا لیں' یہ طریقہ کار ہوتا ہے اور ہم اس پر کوئی اعتراض نہیں کریں گے' کوئی بھی منسٹر باقاعدہ انچارج بن کر اس ہاؤس میں تشریف لے آئے اور وہ اس بحث کو سنے۔ یہ ضروری مسئلہ ہے اور عوام کا مسئلہ ہے۔ یہ لوگ کیوں avoid کر رہے ہیں؟ انہوں نے تو ووٹ اس نام پر لیے ہیں کہ ہم اس ملک میں اشیاء کو سستا کریں گے' پچھلی حکومت ناکام حکومت تھی' ہم کامیاب لوگ ہیں۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ یہ کامیاب لوگ عوام کے مسئلے کو پرے کیوں پھینک رہے ہیں؟ اسے avoid کیوں کر رہے ہیں؟ اپنی آنکھیں کیوں بند کیے ہوئے ہیں؟ اصل مسئلے کی طرف آئیں اور یہ کسی انچارج وزیر کو nominate کروا کر یہاں پر لے آئیں' ہم نے ہی اعتراض کرنا ہے تو ہم قطعی طور پر اعتراض

نہیں کریں گے، ہم چاہتے ہیں کہ اس پر discussion ہو۔ اس پر کیوں دیر کر رہے ہیں؛ شکریہ۔

Mr. Chairman: Leader of the House.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین صاحب، مجھے تھوڑا سا افسوس بھی ہوا کہ جس طریقے سے honourable Leader of the Opposition نے حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش کی۔ آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے ہفتے جب مہنگائی پر بحث کا آغاز ہوا تھا تو ایک mutual understanding کے ذریعے یہ بات سامنے آئی تھی کہ Tuesday کو مہنگائی پر یا law and order پر بحث ہو گی اور دوسری جو بحث ہے وہ Wednesday کو ہو گی اور اسی دن ہاؤس prorogue ہو جائے گا۔ آپ کو یہ بھی یاد ہو گا کہ parliamentary affiars نے شروع کا agenda بارہ تاریخ کا دیا تھا لیکن جب House Business Committee کی meeting ہوئی تھی تو اپنی پرانی روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپوزیشن کی طرف سے آپ کو اور ہمیں یہ کہا گیا تھا کہ ہاؤس کو 9 تاریخ کو wind up کر دیا جائے کیونکہ Monday ایک دن ہو گا لیکن دونوں issues important تھے اور ہم accountability پر believe کرتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ اس ہاؤس میں بحث ہو اور ہم نے آج اس بات کو prove کر دیا کہ تین یا چار سالوں سے ان کی اپنی حکومت تھی، ان کے اپنے private members کے bill تھے لیکن وہ اس ہاؤس میں consideration کے لیے بھی نہیں اٹھائے گئے، let alone کہ bills کو pass کیا جائے۔ لہذا ہماری sincerity، ہمارا پارلیمان کو وقعت دینا، پارلیمان میں legislation کو آگے بڑھانا، اس کا آج ہم نے عملی ثبوت دے دیا ہے۔ اس coalition کا آج غالباً 2nd Private Members Day ہے اور اپوزیشن کی sides سے جو bills پیش کیے گئے ان کو ہم نے پہلی فرصت میں pass کر دیا۔

دوسری جو بات میں اور آغا صاحب ابھی بات کر لیتے ہیں کہ کل اگر price hike پر debate رکھنا ہے تو کل رکھیں، Wednesday کو رکھنا ہے تو Wednesday کو رکھیں، concerned Minister or Minister Incharge will be here وہ بحث بھی سنیں گے اور جواب بھی دیں گے۔ ہم اس issue سے بھاگنا نہیں چاہتے، ہم جانتے ہیں اور ہم ماضی کی

طرح یہ نہیں کہتے کہ جی سب اچھا ہے اور جب عوام poverty line کے نیچے جا رہے تھے، جب پاکستان کے محنت کشوں کو نوکریوں سے نکالا جا رہا تھا، جب یہ لوگ اس صدی کی سب سے بڑی downsizing or rightsizing کر رہے تھے، اس وقت یہاں پر کھڑے ہو کر کہا جا رہا تھا کہ جی trickle down effect ہے اور سب کچھ ٹھیک ہے۔ ہم اس بحث میں نہیں پڑتے، ہم مانتے ہیں کہ مہنگائی ہے، ہم مانتے ہیں کہ کچن کی چیزیں مہنگی ہو رہی ہیں۔ میں یہاں پر blame game میں نہیں جانا چاہتا، جب concerned Minister ہوں گے تو وہ آ کر اس کا جواب دیں گے اور ساری دنیا جانتی ہے کہ جو trickle down effect کی economy شروع کی گئی تھی یہ سب اس کا نتیجہ ہے۔ جہاں تک exchange rate کا تعلق ہے، یہ غلط بیانی ہے، print and electronic media یہاں پر موجود ہے، وہ آپ کو اس بات کی گواہی دے گا کہ حکومت کی طرف سے کوئی ایسے directives یا orders issue نہیں ہوئے تھے کہ وہ جھوٹی price کو سامنے لے کر آئیں۔ گورنر State Bank نے کچھ اقدامات اٹھائے، انہوں نے کچھ currencies پر ban لگایا، انہوں نے foreign exchange companies کے اوپر کچھ قدغنیں لگائیں۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ dollar نے -/rupees 70 کو touch کیا لیکن now it has come down to 67/- اور حکومت اس ضمن میں جو related measures لے رہی ہے اس سے it will stabilize to its normal position.

جناب! جہاں تک "آنی جانیوں" کا تعلق ہے اس پر میں بات نہیں کرنا چاہتا۔ دوسری بات کہ اس کی funding کہاں سے ہو رہی ہے۔ آج کل ہمیں سرکاری خزانے کا بہت درد ہونے لگا ہے لیکن مجھے یہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جب جنرل مشرف نے 1.5 billion اپنے foreign junkets پر استعمال کیے، اس وقت ہمیں اس کا کوئی درد نہیں تھا۔ اس وقت ہم treasury benches پر بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے اس کے لیے کوئی آواز نہیں اٹھائی۔ جب شوکت عزیز آئے دن foreign tours پر رہتے تھے، ہم treasury benches پر بیٹھے ہوئے تھے، اس لیے ہم نے اس پر کوئی بات نہیں کی۔

جناب! معزز ممبران کے points of order بھی ہیں۔ میں آپ کے توسط سے Leader of the Opposition کے ساتھ بیٹھ کر ابھی طے کر لیتا ہوں کہ وہ کل کونسا

issue رکھنا چاہتے ہیں، پرسوں کون سا issue رکھنا چاہتے ہیں۔ ہم دونوں issues سے بھاگنا نہیں چاہتے۔ ہم دونوں issues پر چاہتے ہیں کہ اس ہاؤس کے floor پر ایک open اور transparent debate ہو، جس طرح ہم نے foreign policy پر کروائی ہے۔ جناب! آپ نے دیکھا کہ concerned Minister was present اور انہوں نے یہاں پر آ کر ایک ایک ممبر کا جواب دیا۔ جناب! ابھی ہم اس کو tie up کر لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ کل اور پرسوں دونوں دن question hour نہیں ہو گا، یہ agree ہو گیا ہے؟

سینیٹر کامل علی آغا، جناب! میں clarify کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بالکل درست ہے کہ کل بھی اور پرسوں پھر question hour نہ رکھا جائے اور debate کی جائے۔ یہ اچھی بات ہے کہ وہ اس سے avoid نہیں کرنا چاہتے ۔ ہم بھی تعاون کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اس بات کو مانیں کہ ہم تعاون کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ہمارا تعاون ہے کہ Private Members' Day پر کارروائی چل رہی ہے۔ یہ Opposition کو credit جاتا ہے۔یہ ان کا credit نہیں ہے، یہ ہمارا ہے کہ Private Members' Day پر ہم کام کر رہے ہیں۔

جناب! یہ سابقہ record اٹھا کر دیکھیں کہ جب یہ Opposition میں تھے، انہوں نے Private Members' Day پر کام نہ کرنا چاہا جس کی وجہ سے اس دن کام نہیں ہوتا رہا۔

جناب! جہاں تک Bills کا تعلق ہے، ہم جب حکومت میں تھے، ہم نے بھی Private Members کے Bills adopt کیے اور ان کو حکومتی Bills کے طور پر adopt کیا اور legislation کی۔ جناب! یہ مثال ہم نے قائم کی۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہم نے Private Members کے بلوں پر cooperate کیا اور legislation کی ۔

جناب چیئرمین! قائد ایوان اس بات کی تصدیق کروا لیں کہ State Bank of Pakistan نے fictitious dollar کی قیمت مقرر کی۔ بازار اور banks کے اندر بھی قطعی طور پر اس rate پر کام نہیں ہوا۔ یہ check کروا لیں۔ یہ ہر چیز کے لیے Opposition کو مورد الزام نہ ٹھہرایا کریں۔ اگر یہ ملک کی بہتری چاہتے ہیں تو پھر "مال بناؤ اور ملک بچاؤ" والا رویہ

adopt نہیں کرنا چاہیے۔ جناب! آپ جانتے ہیں کہ نام نہاد سکیمیں اس ملک کے اندر آئیں اور پتا نہ چلا کہ وہ مال کدھر خرد برد ہوا۔ ہم یہ بات بھی یاد دلانا چاہتے ہیں کہ ان کے partners کی حکومت تھی جب ڈالر کی قیمت 65 روپے پر گئی۔ ہماری حکومت نے 9 سال ڈالر کی قیمت کو 60 روپے پر مستحکم رکھا، جس سے پاکستان کے روپے کی قیمت کو استحکام رہا - میں یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ انہی کے partners کا دور تھا جنہوں نے foreign currency account پر پابندی لگائی۔ اس ملک کے غریب عوام اور Overseas Pakistanis جو اس ملک کے اندر محنت کر کے ڈالر بھیجتے رہے، ان کے پیسے کو یہ منجمد کرنے کے بعد ہڑپ کر گئے۔ آج پھر وہی حرکت شروع ہے ۔ان سے ڈالر control نہیں ہو رہا۔ آج پھر انہوں نے foreign currency پر پابندی لگا دی ہے۔ وہی والی حرکت اور حربے وہی وزیر صاحب استعمال کر رہے ہیں۔ جناب! میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اس مسئلے پر Commission بیٹھنا چاہیے۔ اللہ کرے کہ جج بحال ہو جائیں اور میں petitioner کے طور پر ان کے سامنے پیش ہوں گا، یہ کہوں گا کہ جناب! Enquiry Commission بٹھایا جائے اور معلوم کیا جائے کہ یہ ڈالر کون ہضم کر رہا ہے - کہاں جا رہا ہے؟ ڈالر کی قیمت اتنی کیوں بڑھ رہی ہے؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین ، میں Leader of the Opposition کو بولنے سے کیسے روک سکتا ہوں۔ آپ ختم کریں، ہم points of order لے لیتے ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، میں آخری بات کرتا ہوں کہ اس ملک کے اندر اس پابندی سے طوفان اٹھے گا۔ جناب! آپ خود سمجھتے ہیں، کیونکہ آپ خود banker رہے ہیں، تمام ضروری اشیاء کی درآمد اور برآمد بند ہو جائے گی اور مہنگائی کا طوفان اٹھے گا اور اگلے پندرہ دن کے اندر اس ملک کے غریب عوام روٹی، تیل، پانی کو ترسیں گے۔

جناب چیئرمین ، آپ تشریف رکھیں میں Points of order لے لیتا ہوں - جی اعظم خان سواتی۔ عبد الرحیم صاحب، سواتی صاحب کو سن لیں۔

Mr. Azam Khan Swati has the floor. Yes Swati Sahib.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Mr. Chairman! The "ExpressTV" for the last two days is constantly showing the agony and pain, the sufferings of the Pakistanis in Africa. I think, our Foreign Minister has taken that notice as to what the Government move is going to be, living overseas for half of my life, I think, I can feel that emotion, that sentiments I can feel that pain of people who are strained. I would request the government to please bring those Pakistanis back, whatever the reason behind, they are being in Africa, for whatever reason, they have beeen taken over there. I think, the human sumggling should be controlled and stopped altogether and being a citizen of Pakistan they have every right to be brought back by the Government, at nation expenses they should be given honour and dignity and respect, whatever they deserve under the Constitution. Thank you very much.

Mr. Chairman: Mr. Mushahid Hussain Syed.

Another Wave of Threat to Media

Senator Mushahid Hussain Syed: My point oforder is regarding the media sir, because this a very important issue. It concerns the whole country and I am glad that the honourable Minister for Information is here

آج صبح مجھے دس بجے دبئی سے ڈاکٹر شاہد مسعود صاحب نے call کی اور انہوں نے مجھے کہا کہ رات کو ان کے پروگرام کے بعد ان کو Telephone Call آئی تھی جو Advisor for Interior to the Prime Minister ہیں جن کا نام رحمان ملک ہے and he threatened him. یہ بڑی serious بات تھی اور انہوں نے کہا کہ I am very concerned کہ یہ کیا سلسلہ

ہے۔ میں نے کہا I share your concern آگے بھی رحمان ملک صاحب اور چیزوں میں

involved ہیں۔ رضا ربانی صاحب موجود ہیں، Minister Sahiba بھی موجود ہیں I think

she is doing a good job as Information Minister یہ خود بھی former

journalist ہیں۔ رضا ربانی صاحب بھی democrat ہیں۔ رحمٰن ملک صاحب ان کے Leader

No.2 کہہ لیں۔ یہ دو نمبر لیڈر ہیں تو ان کو چاہیے کہ اس حوالے سے، کیونکہ ان کا پہلے بھی

postponement of elections کے حوالے سے role تھا۔ Chief Minister,NWFP

نے کہا کہ ان کو telephone Call آیا Leader of on the floor of the House,

House said کہ میں وضاحت کروں گا کہ یہ کیا ہے۔ اس قسم کی سوچ، اس قسم کی

approach is totally unacceptable. اور آج میں نے دیکھا ہے کہ میڈیا میں

one lead story in "The NEWS" today is "Why another crackdown on media is around the corner

انصار عباسی صاحب کی سٹوری بڑی تفصیل سے ہے۔ انصار عباسی صاحب بڑے سینئر رپورٹر

ہیں، ان کی integrity ان کی honesty ان کی courage is beyond doubt, he has

consistent track record پچھلی حکومت کو بھی انہوں نے رگڑا دیا he speaks truth

اور اس کے ساتھ ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ ایک pattern نظر آ رہا ہے۔ رحمان ملک کی threat to

Dr. Shahid Masood کیونکہ شاہدمسعود نے خود فون کرکے صبح دس بجے مجھے بتایا۔ پھر آج

یہ سٹوری اور اس کے علاوہ آج اس پر ایک Call Attention Notice بھی ہے یہ

"NEWS" کے back page پر محمد صالح ظافر کی سٹوری ہے "Government not to

issue licence to GEO English" تو ایک pattern نظر آ رہا ہے it is a distrubing

pattern, I would like the Government and specially the honourable

Minister for Information who herself is a senior journalist کہ یہ کیا pattern

ہے کہ

all of a sudden, forty or forty five days after being in Government, suddenly there are threats to senior anchor persons, there are concerns

being voiced to the print media and then this issue of GEO English, not been given a licence, GEO is a very important channel. It has an important role, it is one of Pakistan's important media card and sir, we realise Pakistan's democracy is inextricably linked with the freedom of media, freedom of information, freedom of electronic media particularly.

اور یہ چولی دامن کا ساتھ ہے تو اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ serious بات ہے اور threats کے حوالے سے please جو ان کے دو نمبر لیڈر ہیں رحمٰن ملک صاحب، رضا ربانی صاحب کو میں request کروں گا، یہ خود پیپلز پارٹی کے بڑے سینئر لیڈر ہیں، یہ اپنے دو نمبر لیڈر کو اس کام سے روکیں یہ threats نہیں چلیں گے۔ یہ پرانے پاکستان کے عادی ہیں، کافی عرصہ کے بعد باہر سے آئے ہیں۔ 2008 کا پاکستان بدلا ہوا پاکستان ہے جس میں نئی قوتیں، نئی سوچ آ گئی ہے specially, role of media, civil society سارا impact ہو رہا ہے اور اب یہ NOC کے حوالے سے میڈیا کا سلسلہ نہیں چلے گا۔ میں حکومت کو request کروں گا کہ شروعات ہیں

we can understand they can have troubles but these kind of threats are totally unacceptable. We strongly condemn them as an infringement on the inalienable right of freedom of expression. Thank you.

جناب چیئرمین، بابر غوری صاحب۔ جی شیری رحمٰن آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں۔ جی۔

محترمہ شیری رحمٰن (وفاقی وزیر برائے اطلاعات و نشریات)، شکریہ جناب چیئرمین۔ سینیٹر مشاہد حسین نے جو ابھی کہا اس کا سخت نوٹس تو ضرور لیا گیا ہے لیکن میں دو تین باتیں کہوں گی۔ وضاحت تو حکومت کرتی رہتی ہے۔ انہوں نے تین باتیں کہی ہی۔ پہلے تو کچھ غیر پارلیمانی الفاظ بھی use کئے گئے ہیں کہ دو نمبر لیڈر، یہ متعین کرنا اس ایوان کو زیب نہیں دیتا۔ we are equal under the law and as citizens of Pakistan تو میں اپنے colleagues سے گزارش کروں گی کہ یہ ضرور دیکھ لیں کہ جو threat کی بات ہوئی، اگر ایسا

ہوا ہے تو ظاہر ہے یہ بالکل مذمت کے مستحق ہیں۔ لیکن میں نے بھی وہ خبر صبح پڑھ کے اس کی انکوائری کی۔ ڈاکٹر شاہد مسعود ہمیں فون پر مل نہیں سکے لیکن میں نے جیو کی ساری management سے بات کی، وہاں پر اور جو لوگ موجود تھے میں ان کا نام نہیں لینا چاہوں گی میں نے ان سب سے بات کی ہے کہ ایسا کوئی واقعہ پیش آیا۔ سینیٹر آصف علی زرداری نے بھی اس بات کی مذمت کی ہے کہ ایسا کوئی incident ان کے گھر میں ہوا یا ایسا کسی قسم کا threat یا دھمکی جاری کی ہو۔

جناب چیئرمین! پیپلز پارٹی نے اور اس حکومت نے پہلے دن سے ان تمام laws کو ہٹایا ہے۔ میڈیا کے ساتھ ہمارا چولی دامن کا ساتھ رہا ہے اور ہماری honourable Opposition کو پورا حق ہے کہ وہ تنقید کریں اور ان باتوں کو سامنے لائیں لیکن میں یاد دلاؤں گی کہ یہ ہم نہیں تھے جنہوں نے وہ laws impose کیے جن کی وجہ سے میڈیا پر attacks ہوئے ہیں، جن کی وجہ سے Offices میں توڑ پھوڑ کرکے تمام equipment seize کیے گئے تھے، جن کی وجہ سے صحافیوں کو جیل میں بند رکھا گیا ہے، جس کی وجہ سے channels بند کیے گئے اور ان کے اینکرز کو غائب کردیا گیا تھا۔ میڈیا میں ایک black out تھا جو میں سمجھتی ہوں کہ کوئی جمہوری حکومت نہ برداشت کرسکتی ہے اور نہ دنیا کو face کرسکتی ہے کہ ہم سر اٹھا کر بات کرسکیں۔ کسی قسم کی بھی ایسی بات کوئی بھی جمہوری حکومت یہ برداشت نہیں کرسکتی میں محض محاذ آرائی کے چکر میں پڑنا نہیں چاہتی۔ ہم اس وقت حکومت ہیں اور ذمہ دار حکومت ہیں لیکن وہ laws جن سے یہ ساری قلمبندیاں اور صحافت کا گلہ گھونٹا گیا اور آزادی اظہار کو روکا گیا اور اینکرز کو مہینوں تک بند کیا گیا۔ پیمرا جیسی باڈی کو misuse کیا گیا جو ایک regulatory body بنائی گئی تھی جس کو misuse کرکے ایک controlling body بنا یا گیا۔ NOC کا چکر پچھلی حکومت نے ہی Ordinance سے شروع کیا۔ ہم تو NOC کا چکر ختم کرنا چاہتے ہیں۔ آتے ہی پہلا قدم اس حکومت نے یہ لیا کہ تین نومبر والے جتنے بھی کالے قوانین تھے ان کو فوری طور پر ہٹایا۔ ہم پریس والے قانون بھی ختم کرنے والے ہیں، جس میں رجسٹریشن کی ضرورت ہوتی ہے وہ بھی سمری جا رہی ہے اور جہاں تک آزادی اظہار کا حصہ ہے ہم اس پر بھی پندرہ تاریخ کو stakeholders conference کر رہے ہیں۔ سارے پریس کے مسئلے چاہے

Ordinance سے حل ہوں یا قانون سازی کی ضرورت ہو ,stakeholders کی اس میں مشاورت ہو ان سب کے لیے ہم نے شروعات کی ہیں تو بجائے اس کے کہ ایک ماحول ایسا بنایا جائے کہ میڈیا کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں - میری گزارش ہو گی کہ ذرا ٹھنڈے دل سے یہ دیکھ لیا جائے اور examine کر لیا جائے کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ اگر کسی کو دھمکی دی گئی ہو حکومت کی طرف سے تو میں اور ہماری حکومت پوری طرح سے اس کی مذمت کرتے ہیں لیکن میں ضرور repeat کروں گی کہ زرداری صاحب نے خود اس بات کا contradiction کیا ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہوا بلکہ جیو نیٹ ورک کے anchor حامد میر جو available تھے' ان سے بھی بات کی گئی ہے' اس کی وضاحت کی گئی ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ کس طرح کا coercion کیا گیا ہے۔

چیئرمین صاحب! افسوس ہے کہ coercion کی بنیاد تو دوسری حکومتوں نے ڈالی ہے۔ مجھے بڑا افسوس ہے' جو حکومت میڈیا پر controls کو dismantle کررہی ہے' اس کو اس طرح سے روز تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے لیکن میں پھر بھی کہوں گی کہ تنقید کرنا اور criticism کرنا اپوزیشن کا حق ہوتا ہے۔ ہر معاشرے میں ہر شہری کا حق ہوتا ہے اور اطلاعات تک رسائی بھی ان کا حق ہوتا ہے۔ حق پھر ہمارا بھی یہ ہوتا ہے کہ ہم at least گزارش کرسکیں کیوں کہ میں نے دیکھا ہے کہ اس ماحول میں کوئی بات بھی کی جائے تو اس کو coercion کا ایک لبادہ دیا جاتا ہے اور اس کی آڑ میں ایک پوری propaganda campaign چلائی جاتی ہے' میں سینیٹر مشاہد صاحب کے بارے میں نہیں کہہ رہی' وہ پرانے journalist ہیں ان کو بھی پتا ہے کہ پچھلی حکومتوں میں media curbs کی کیا روایت رہی ہے' ہماری گیلریز میں جو سارے دوست ہیں' ہمارا ان کا چولی دامن کا ساتھ ہے' کیا روایتیں رہی ہیں اور کیا ہمارے رشتے رہے ہیں press سے؟

چیئرمین صاحب! یہ پیپلز پارٹی ہے جس نے حکومت میں آتے ہی curbs ہٹائے ہیں اور مستقل طور پر ان کی institutional bodies کے ساتھ dialogue میں engage ہے۔ میں یہ بھی وضاحت کرتی چلوں کہ جو کہا گیا ہے GEO English کے بارے میں' غالباً باہر بھی مجھ سے یہ پوچھا گیا کہ یہ NOC کہاں سے---- چیئرمین صاحب! یہ NOC کا سلسلہ پچھلی حکومت نے ordinance کے ذریعے شروع کیا تھا' وہ ہم نے بالکل روکا ہوا ہے۔ PEMRA

ایک regulatory body ہے اور میں نے فوری طور پر آج اس کے چیئرمین سے بھی بات کی ہے کہ یہ جتنے بھی چینلز تھے، صرف جیو انگلش کی بات نہیں ہے، ان کو کسی حساس ایجنسی نے، جہاں تک میری اطلاع ہے اور یہ اطلاع صحیح ہے، clearance نہیں دی۔ میں نے کہا کہ اس clearance کا کوئی timeframe ہونا چاہیے، اس کا کوئی terms of reference ہونا چاہیے۔ اگر انہوں نے اپنی license fee اور ساری formalities پوری کرلی ہیں، اور ایک channel نہیں ہے اس میں، اس میں تین چار اور چینلز ہیں، کچھ FM channels بھی اس میں involved ہیں، ان سب کے licenses, public hearing کے ذریعے، جس میں پوری regulatory body بیٹھتی ہے، اس سے کیے جاتے ہیں اور وہاں کوئی جیو انگلش کو target نہیں کیا گیا، وہاں cross media ownership کی بات ہوئی جس میں اس وقت میں جانا نہیں چاہتی ہوں۔ جو بھی نئے rules اگر بنانے ہیں PEMRA کی governance کے حوالے سے بھی، تو وہ stakeholders کے ساتھ بننے چاہییں اور stakeholders اس وقت اس میں Pakistan Broadcasters Association ہے۔ میں ضرور insist کروں گی کہ اس میں working journalists بھی ہوں، یہ صرف owners کی بات نہیں ہے اور owners کے مسائل کی بات نہیں ہے، working journalists کو بھی اس میں stakeholder ہونا چاہیے۔ حکومت کے نمائندے ضرور ہوں لیکن PEMRA ایک یقینی اورحقیقی طور پر ایک regulatory body بنے۔ انڈیا میں بھی regulatory body ہے، وہاں یہ تصادم نہیں ہوتا، وہاں یہ سننے کو نہیں ملتا کہ فلاں cable operator کے through بند کیا گیا بلکہ cable operators کو بھی ہم چاہیں گے کہ ایک security فراہم کی جائے تاکہ ان کو رات کے اندھیرے میں فون کال نہ آئے کہ آپ نشریات بند کردیں۔

چیئرمین صاحب! یہ ہے سارا سلسلہ میڈیا کو قلم بند کرنے کا، چینلز اور anchors کو ہٹا دینے کا، ظاہر ہے ان کے خدشات ہیں۔ اگر یہ atmosphere create کیا جارہا ہے کہ حکومت اس طرح کا ہوتا ہے، میں یہ یاد دلاؤں گی کہ یہ atmosphere ہم نے create نہیں کیا اور میں آپ کے توسط سے یہ بھی گزارش کروں گی سارے میڈیا کو، تمام stakeholders کو، اپوزیشن کو، گورنمنٹ پارٹی کو کہ یہ پیپلز پارٹی کی حکومت ہے، یہ یاد رکھیں کہ ہم

ہیں، ہم آپ کو قلم بند اور نظر بند نہیں کریں گے۔ اگر ایسا ہوا ہے کہ کسی deregulators

public hearing میں delay ہوئی ہے کیوں کہ ان کے clearances نہیں آئے، وہ حساس agencies کی وجہ سے اگر ہوئی ہے تو وہ ہم دیکھ لیتے ہیں۔ میں نے خود صبح ساڑھے نو تک سارے stakeholders سے رابطہ کیا ماسوائے anchor ڈاکٹر شاہد مسعود کے، ان سے بات نہیں ہوسکی، ہم نے ان سے رابطہ کرنے کی کافی کوشش کی privately بھی اور office کے through بھی، وہ نہیں ہوا لیکن وہاں جتنے بھی anchors تھے، ان سب سے بات ہوئی، ان کے owners سے بات ہوئی ہے۔ میں نے کہا کہ آپ پہلی دفعہ نشاندہی کررہے ہیں، we will immediately look into it یہ licences routine میں رکے ہوئے ہیں، صرف جیو انگلش کا نہیں رکا تھا۔ Regulatory body کی discussion ہوئی تھی کہ ہم cross media ownership کو examine کرنا چاہتے ہیں۔ میرا response اس پر یہ تھا کہ ہم Ministry of Information ہیں ہم ان کو روک تو نہیں سکتے لیکن definitely advice دے سکتے ہیں۔ آپ جو بھی نئے laws بنانا چاہیں یا نئے regulations لانا چاہیں، وہ please stakeholders کے ساتھ مل کر کریں۔ یہ وہ حکومت نہیں ہے جو قوانین کو اوپر سے مسلط کرتی ہے یا نیچے سے پولیس بھیج کر آپ کو گھروں سے اور دفتروں سے پکڑ دھکڑ یا midnight knock کا سلسلہ شروع کرتی ہے۔ یہ سلسلے دوسری حکومتوں نے اختیار کیے ہیں۔ پیپلز پارٹی کی حکومت نے آج تک نہیں کیے، نہ یہ کبھی کرے گی، میں ہاؤس کو assurance دیتی ہوں۔

میں آخری بات یہ کہوں گی کہ اگر جمہوری قدروں کو بحال کرنا ہے تو تھوڑا نظم و ضبط ہمیں بھی دکھانا ہوگا، اپوزیشن کو بھی دکھانا ہوگا اور ہمارے میڈیا کے دوستوں کو بھی۔ جیسے مشاہد صاحب نے کہا کہ ہماری daily کی بات چیت ہے، ہمارے پرانے دوست ہیں اور colleague ہیں۔ ہم میں کوئی ایسا خلا نہیں پیدا ہونا چاہیے کہ ان کے مسائل ہم تک براہ راست نہ پہنچ سکیں۔ میں سب سے اپیل کرتی ہوں کہ اگر ایسا کوئی بھی مسئلہ کسی کے ساتھ ہو یا کسی سے اونچ نیچ ہوجائے تو وہ فوری طور پر Ministry of Information کے علم میں لائے۔ چیئرمین صاحب! ہمارا role ہی یہی ہے۔ میں نے پچھلی دفعہ بھی یہ جواب دیا تھا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں facilitator کا کردار ادا کرنا چاہیے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Brief کرلیں کیوں کہ ہمارے پاس کافی اور points ہیں------

محترمہ شیری رحمٰن: جی میں wind up کررہی ہیں۔ آپ مجھے تھوڑا سا وقت دے دیں۔ بڑے سخت الزامات لگائے گئے ہیں اس حکومت پر جس نے سوائے media کو freedom دینے کے-------

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا: جناب ان کو control کریں۔ ہاؤس کو یہ چلائیں گے؟ یہ کیا طریقہ کار ہے؟

Mr. Chairman: I think when somebody has the floor, we should not interrupt.

سینیٹر کامل علی آغا: یہ کوئی طریقہ کار نہیں۔ ان کو کہیں-----انہوں نے ہاؤس نہیں چلانا۔ ایک آگے سے اٹھتا ہے' ایک پیچھے سے اٹھتا ہے۔ اگر یہ ایسا رویہ رکھیں گے تو ہم ان کو بات نہیں کرنے دیں گے۔ آپ ان کو warning دیں' ہم ان کو بات نہیں کرنے دیں گے---

جناب چیئرمین: نہیں' ایسی بات نہیں ہے۔ Lets keep a cordial atmosphere, Agha Sahib, lets keep a cordial atmosphere. تشریف رکھیے۔ جناب محمد عباس کمیلی۔

میں ایک عرض کردوں کیوں کہ وقت محدود ہے اس لیے مجھے اور نام نہ بھیجیں۔ Points of Order کے لیے جو list مہلے ہے اسی کے حساب سے چلیں گے' اور نام مہربانی کرکے نہ بھیجیے کیوں کہ میں ان کو accommodate نہیں کرسکوں گا۔

سینیٹر علامہ محمد عباس کمیلی: اعوذ باﷲ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کی توجہ ایک انتہائی سنگین واقعہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ کل یا پرسوں کے Dawn میں بھی یہ خبر چھپ چکی ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں پھر دہشت گردی شروع ہوچکی ہے۔ ایک shopkeeper پر' اس کی دکان پر indiscriminate

firing ہوئی ہے، تین افراد وہیں شہید ہوگئے ہیں۔ اس سے قبل پندرہ روز میں تین واقعات ہو چکے ہیں۔ ایک عرصے سے ڈیرہ اسماعیل خان میں دہشت گردی ہو رہی تھی، کچھ عرصے کے لیے رکی اور اب پھر یہ سلسلہ شروع ہوگیا جب کہ پارہ چنار کی صورتحال بھی اس ہاؤس کے سامنے ہے۔ میں اپنی law and order کی تقریر میں پورے طور پر اس کو لانا چاہتا ہوں۔ ہم ایک بارہ مئی کو رو رہے ہیں، ایک سال جس کو گزر چکا، لیکن اس وقت جو کچھ اس ملک میں ہو رہا ہے، صوبہ سرحد میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس کے بارے میں کون نوٹس لے گا۔ کون روکے گا اس دہشت گردی کو جو آج جاری ہے۔ خدا کے لیے اس کی طرف توجہ کی جائے اور ان واقعات کو ہونے نہ دیا جائے۔ مجھے معلوم نہیں کہ گرفتاریاں ہوئی ہیں یا نہیں۔ واقعی جو مجرم ہیں انہیں گرفتار کیا جائے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور اس سلسلے کو فوری طور پر رکنا چاہیے۔ حکومت نے جیسا کہ نوٹس لیا ہے پارہ چنار کا، ڈیرہ اسماعیل خان کا بھی نوٹس لے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Mr. Mumtaz Hussain Mahfooz.

سینیٹر ممتاز حسین محفوظ: شکریہ چیئرمین صاحب۔ Last week سینیٹر عبدالمالک بلوچ صاحب نے Southern Sui Gas Balochistan سے نکالے گئے ملازمین کی دوبارہ بحالی کی بات کی تھی اور جناب قائد ایوان نے مثبت انداز میں جواب دیا تھا۔ اسی طرح پاکستان ٹیلیویژن سینٹر کوئٹہ میں بہت سے ملازمین عارضی بنیادوں پر کام کر رہے ہیں، جن میں Engineering Deptt. Design Deptt. Accounts Deptt. Admn & Programme Deptt. etc شامل ہیں۔ یہ افراد گزشتہ پندرہ، بیس سالوں سے عارضی بنیادوں پر کام کر رہے ہیں۔ برائے مہربانی contract کی تلوار ان کے سروں سے ہٹائی جائے۔ انہیں regularize کیا جائے تاکہ وہ سکون سے اپنا کام سرانجام دے سکیں۔

محترمہ شیری رحمٰن: جناب والا! میں اس پر کچھ کہنا چاہتی ہوں۔

Mr. Chairman: Minister for Information, if you want to reply on this.

محترمہ شیری رحمٰن: جی ہاں چیئرمین صاحب۔ Employees of PTV Quetta

Centre کی بات کی گئی ہے تو اس پر میں فوراً notice لوں گی' and I assure the House کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق ہم ضرور regularize کریں گے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: Sir, اس میں کوٹا disturb نہیں ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: کوٹا اسی لئے رکھا گیا ہے کہ وہ تو ایک requirement ہے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں۔ پورے ملک میں انتخابات ہوئے ہیں لیکن Cantonment Boards میں انتخابات کا دور دور تک کوئی پتا نہیں ہے۔ 2002ء کے جیسے بھی انتخابات ہوئے تھے اس کے بعد بھی Cantonment Boards میں کہیں کوئی انتخابات نہیں ہوئے۔ اس وقت تقریباً 80 Cantonment Boards ہیں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ Cantonment Boards میں عوامی نمائندگی نہیں ہے' جس کے نتیجے میں Station Commander or Corps. Commander جو جی چاہے کرتے ہیں۔ اس وقت پشاور اور کوئٹہ Cantonment Boards میں کوئی شہری بغیر sticker or permit داخل نہیں ہو سکتا ہے' بلکہ کوئٹہ میں تو شناختی کارڈ مانگتے ہیں اور وہ بھی اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ پشاور میں یہ ہے کہ ہم لوگ جو وہاں کے residents ہیں' ہمیں اپنی گاڑیوں کے لئے پیسے دے کر ان سے permit لینا پڑتا ہے۔ اس کے باوجود ہمارے Cantonment Board کی تمام سڑکوں کو گزشتہ دنوں بند کر دیا گیا' مساجد کو بند کر دیا گیا' Parks بند کر دیئے گئے ہیں۔ جن راستوں سے ہم اپنے گھروں کو جاتے ہیں ان پر دیواریں بنا دی گئی ہیں اور کمال یہ ہے کہ ہمارے وفود جب Station Commander or Cantonment Board کے افسران سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ security کا مسئلہ ہے اور اس کا فیصلہ Corps. Commander level پر ہوتا ہے۔ جناب چیئرمین! یہ ایک جمہوری حکومت ہے' ماضی میں ہمارے ساتھ جو کچھ ہوتا رہا ہے وہ تو ایک غیر جمہوری حکومت تھی۔ اب وزیراعظم بھی جمہوری ہے' وزراء بھی جمہوری ہیں' سوائے صدر کے کہ جس کا پتا نہیں ہے کہ جمہوری ہے کہ غیر آئینی ہے' *defecto* ہے یا کہ *de jure* ہے۔ جناب چیئرمین! ہمیں بتایا جائے کہ Cantonment Boards میں کب انتخابات ہوں گے اور اس وقت ہمیں جو مشکلات ہیں کہ Cantonment Board کے شہری اپنی مساجد میں'

میں parks اور یہاں تک کہ اپنے گھروں میں بھی آسانی سے نہیں جا سکتے ہیں' جب جی چاہتا ہے' جس سڑک کو چاہیں بند کر دیتے ہیں' صبح ایک سڑک کھلی ہوتی ہے اور شام کو وہ سڑک security کے نام پر بند کر دی جاتی ہے' کچھ سڑکیں مکمل بند کر دی گئی ہیں' جناب چیئرمین! اس مسئلہ پر میں اپنی حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ اس سلسلے میں کچھ بتائے۔

جناب چیئرمین، سینیٹر نیلوفر بختیار صاحبہ۔

سینیٹر نیلوفر بختیار، شکریہ جناب چیئرمین۔ آج میں جو کہنے جا رہی ہوں' شاید آپ یہ کہیں کہ یہ Orders of the Day میں شامل نہیں ہے' یا شاید یہ بھی آپ کہیں کہ یہ point of order پر لمبی بات کرنے جا رہی ہے' لیکن آج میں اس ایوان میں بولنا چاہتی ہوں۔ میں امید کرتی ہوں کہ آپ---

جناب چیئرمین، Point of order کا وقت آپ نے خود ہی fix کیا ہے۔ اس لئے time کا خیال رکھیں۔

سینیٹر نیلوفر بختیار، جناب والا! آج میں یہ حق لینا چاہتی ہوں۔ میں بہت کم اس ایوان میں بات کرتی ہوں' لیکن آج وقت آ گیا ہے کہ ہم میں سے کچھ parliamentarians کھڑے ہوں اور وہ نظر آئیں کہ وہ tall اور erect ہیں۔ جناب والا! آج ملک میں پھر وہی مایوسی ہے۔ جمہوریت کی کشتی پھر ڈگمگا رہی ہے۔ جس بحران کے بارے میں ہم سمجھ رہے تھے کہ ہم نے عبور کر لیا ہے' پھر لوگ سڑکوں پر نکلے ہیں۔ آپ نے لوگوں کو آٹے اور چینی کی قطاروں میں کھڑا کر دیا ہے اور لوگوں کو کہتے ہیں کہ judiciary ان کا مسئلہ نہیں ہے۔ جناب والا! انصاف اس ملک میں غریب کا مسئلہ ہے۔ انصاف اس کا مسئلہ ہے جو میرے جیسا سیاسی کارکن تھا' جو ساڑھے چار سال وزارت کی کرسی پر بیٹھا لیکن اس کے چھوٹے چھوٹے مقدمات ختم نہیں ہو سکے اور جو بڑے وڈیرے' جاگیردار اس ملک کو چلانے والی قوتیں ہیں ان کے قتل کے مقدمے' ان کے کروڑوں کے قرضے راتوں رات معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ جناب والا! انصاف کی ضرورت ہم جیسے لوگوں کو ہے اور ہم آواز اٹھائیں گے۔ اب خاموش رہنا اس بات کے مترادف ہو گا کہ تاریخ ہمیں معاف نہیں کرے گی۔

میں آج on the floor of the House یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ میں عوام کی سیاست کرنا چاہتی ہوں۔ میرا تعلق ایک سیاسی جماعت سے ضرور ہے لیکن میں نے یہ pressure group نہ تو کوئی ذاتی مفادات کے لئے بنایا نہ کوئی وزارتیں حاصل کرنے کے لئے اور نہ ہی monetary gains کے لئے بنایا۔ ہمارے group کا ایجنڈا تھا restoration of judiciary, PEMRA Ordinance, ہم چاہتے تھے کہ خواتین کی نشستوں کا انتخاب Parliament میں ہوتا ہے چنانچہ اس کا کوئی طریقہ کار ہو۔ Political Parties Act میں ترمیم کی جائے۔ ہم چاہتے تھے کہ صوبوں کو ان کے حقوق ملیں۔ ہمارا ایجنڈا آج بھی جوں کا توں قائم ہے۔ جناب والا! بہت سارے forward blocks بنیں گے، بہت سارے لوگ اپنے ایمان کا سودا کریں گے، لیکن سب کو ایک صف میں نہ کھڑا کیا جائے، کچھ لوگ ضمیر کی آواز پر یہاں کھڑے ہو کر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب والا! میں چاہتی ہوں کہ ہم اب اس عورت کی بات کریں جو غربت کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنے بچوں کو بیچنے کے لئے بھی تیار ہے۔ کیا ہم نے floor of the House پر یہ بات کی کہ ایک آدمی نے اپنے آپ کو آبپارہ چوک اسلام آباد میں بھیڑ کے سامنے گولی مار کر خودکشی کر لی کیونکہ اس کی کون مشین چلانے کے لئے بجلی نہیں تھی اور وہ قرضے کے پیسے pay نہیں کر سکتا تھا۔ جناب والا! بہت سارے المیے ہیں، بہت سارے سانحے ہیں۔ اس دور میں اگر ہم Senate of Pakistan میں، ہم Senators جو پاکستان کے چاروں صوبوں کی برابری کی نمائندگی کرتے ہیں، اگر ہم آواز نہیں اٹھائیں گے تو پھر شاید تبدیلی مشکل ہو۔ یہ وکلاء جو سڑکوں پر دوڑتے ہیں اور سچ بولنے کے لئے civil society میں جو چند لوگ رہ گئے ہیں، میڈیا کے لوگ ماریں کھا رہے ہیں، جنہوں نے اپنے پیٹ پر پتھر رکھا، جو channels بند کئے گئے، آج پھر ان کو دھمکیاں مل رہی ہیں۔ اخبار جن لوگوں کو باہر نکال کر پھینکنا چاہتا تھا آج پھر سے ان کو کہاجاتا ہے کہ تمہیں سلاخوں کے پیچھے کھڑا کیا جائے گا۔ یہ کون سی تبدیلی کا دور ہے۔ یہ ہے orders of the day, یہ ہے point of order جس پر میں بات کرنا چاہتی ہوں اور میری آپ سے درخواست ہے کہ مجھے اجازت دی جائے کہ ہم National Assembly کا انتظار نہ کریں۔ یہ کسی پارٹی کا ایجنڈا نہیں ہے۔ یہ کسی ایک شخص کی ذاتی رائے نہیں ہے۔ یہ

میرے ضمیر کی آواز ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اگر ہم Upper House of the Parliament ہیں، اگر ہم Senate of Pakistan ہیں تو ہم National Assembly کی resolution کا انتظار کیوں کر رہے ہیں۔ اگر ہم سمجھتے ہیں کہ 3rd November سے پہلے کی judiciary کو restore ہونا چاہیے تو ہم resolution move کیوں نہیں کر سکتے۔

جناب والا! چاہے میں ایک ہی ہوں، مجھے اس کا گلہ نہیں ہو گا، لیکن میں تمام جماعتوں کے Parliamentarians سے استدعا کرتی ہوں کہ یہ وقت ہے۔ میں restoration of Judiciary کے لئے سینیٹ میں resolution جمع کراؤں گی۔ اس پر اگر صرف میرے دستخط ہوئے تب بھی فبہا، لیکن میں یہ نہیں چاہتی کہ جب حشر کا وقت آئے تو میرا نام آگ لگانے والوں میں ہو، میں چاہتی ہوں میرا نام آگ بجھانے والوں میں ہو۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین، مولانا عبدالغفور حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جناب چیئرمین! ملک میں امن وامان کی صورت حال انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ پرسوں سوات کے علاقے مٹہ سے ہماری جماعت کے قاری محمود صاحب، جو کہ سابق وزیر زراعت بھی رہے ہیں، ان کے دو بیٹوں کو گاڑی سمیت اغوا کیا گیا ہے اور اب تک ان کا کوئی پتا نہیں ہے کہ وہ کس حال میں ہیں۔ اسی طرح کوئٹہ کے مقامی لوگ ہیں ان میں سے ایک کا نام طیب زہری ہے اور بیبرک وغیرہ، تقریباً دس دن ہوئے ان کو ایجنسیوں کے لوگوں نے اٹھایا اور اب تک ان کا بھی کوئی اتا پتا نہیں ہے۔ ایک طرف سے مفاہمت، dialogue کا سلسلہ چل رہا ہے اور دوسری طرف سے یہ سلسلہ چل رہا ہے، تو میں نہیں سمجھتا کہ اس طرح ہمارے حالات درست ہو سکتے ہیں۔ بد قسمتی سے یہاں پر نہ وزیر داخلہ ہیں، نہ اس کے مشیر ہیں، نہ ہی کوئی ذمہ دار فرد، میں اس حوالے سے کس سے کہوں کہ وہ اس معاملے پر اس ایوان کو مطمئن کرے کہ قاری محمود صاحب کے بیٹوں کو اغوا کیا گیا ہے یا کوئٹہ سے لوگ اٹھائے گئے ہیں۔ ہمارے معاہدے میں یہ بات شامل تھی کہ جو گمشدہ افراد ہیں، جو سیاسی لوگ ہیں، جو جیلوں میں گل سڑ رہے ہیں، ان کو رہا کیا جائے گا اور یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ ایک

معاہدے کے نتیجے میں سردار اختر مینگل رہا کر دیے گئے ہیں لیکن ہماری خواہش ہوگی کہ جتنے بھی لوگ سیاسی بنیادوں پر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں یا ایجنسیوں کی تحویل میں ہیں، عقوبت خانوں میں ہیں' ان کو جلد سے جلد رہا کیا جائے اور قاری محمود صاحب کے بیٹوں کو جلد سے جلد بازیاب کرایا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، مسٹر الیاس احمد بلور' ایک منٹ بلور صاحب رضا ربانی صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔جی رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! مولانا صاحب نے جو باتیں فرمائی ہیں ان کو میں نے نوٹ کیا ہے اور پہلے بھی جو ہاؤس میں باتیں points of order پر ہوتی رہی ہیں' ان کو نوٹ کرکے اگلے یا اس سے اگلے دن میں نے جواب floor پر دیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت بھی پانچ وزراء یہاں پر موجود ہیں۔ یہ کہنا کہ جی کوئی ذمہ دار فرد موجود نہیں ہے' یہ میرے خیال میں مناسب بات نہیں تھی۔

جناب! میں نے ان کا point note کیا ہے اور کل اس کا جواب دیا جائے گا۔ جہاں تک missing persons کا تعلق ہے missing persons, coalition government کا اور پاکستان پیپلز پارٹی کا پہلے دن سے یہ مسئلہ ایجنڈے پر ہے جب سے ہم اپوزیشن میں تھے۔ اس وقت سے ہم ان کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں اور ابھی بھی Prime Minister کے directive کے اوپر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے تاکہ ان کے بارے میں تمام معلومات اکٹھی کی جائیں۔ Missing persons families کی ملاقات وزیر اعظم صاحب کے ساتھ ' لاء منسٹر اور میرے ساتھ بھی ہوئی ہیں۔ میرے اور منسٹر لاء کے ساتھ almost on a weekly basis وہ in touch بھی ہیں اور ان کے مسئلے کو ہم sort out کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ coalition government تھی جس نے مینگل صاحب کے cases کو withdraw کیا ' subsequently وہ release ہوئے اور اسی طرح ڈاکٹر سَرکی بھی وہاں سے release ہوئے ہیں۔ تو ابھی مخلوط حکومت کو ساڑھے تین ' چار ہفتے ہوئے ہیں اور اس میں ' میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بہت بڑی پیش رفت ہے لیکن بہرحال یہ ایک پیش رفت ہے جس سے ہمیں شرمندہ ہونے

کی ضرورت نہیں۔

جناب چیئرمین، مسٹر الیاس احمد بلور۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، جناب چیئرمین! میں آج ' ۱۲ مئی ۲۰۰۷ء کے بارے میں ' جو ایک سال پہلے ایک tragedy ہوئی تھی ' ایک سانحہ ہوا تھا ' کراچی میں پختونوں پر ایک قیامت ٹوٹی تھی اور پختون مرے تھے ' جس میں ایک سندھی مرا تھا ' اور باقی forty four پختون مرے تھے ' دو ان میں پنجابی بھی مرے تھے۔ جناب! میں یہ کہتا ہوں کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہماری پارٹی کے بارہ آدمی مرے ہیں وہ ثابت کر کے دکھائیں کہ کدھر بارہ آدمی مرے ہیں۔ ہم ثابت کرتے ہیں کہ ہمارے پختون مرے ہیں اور ہمارے پختونوں کی target killing کی گئی تھی۔ وہاں ports سے کنٹینر اٹھا کر رکھے گئے تھے۔ جب ہائیکورٹ نے *suo motu action* لے کر اس کی انکوائری شروع کی تو وہ انکوائری بھی بند کر دی گئی تھی۔ میں کہتا ہوں وہ جو حکومت تھی اور آج کی جو حکومت وہاں ہے ' ہم آج کی حکومت کے ساتھی ہیں۔ ہم ان سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ خدا را آج وزیراعلیٰ ان کا ہے ۔ اس بارہ مئی کو آج پورا ایک سال ہو گیا ہے۔ ان قاتلوں کو پکڑیں 'وہ قاتل کون ہیں ؟ قاتلوں کا ان کو پتا ہے کون ہیں ؟ خدارا ان کو پکڑیں۔ آپ لوگوں نے اگر coalition کی ہے تو ہم بھی آپ کے coalition partner ہیں ' ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن ان قاتلوں کو خدا را پکڑیں۔ ہمارے جو مظلوم بچے ' جوان پختون مارے گئے ہیں ' ان کو ایک سال گزر گیا ہے ' ایک سال ' یہ نہیں کہ کوئی رات کا وقت تھا ' دن کے وقت ان پر فائرنگ کی گئی target killing کی گئی اور ان کو مارا گیا۔ جناب! یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ میں آپ کی وساطت سے موجودہ گورنمنٹ اور اپنی حکومت سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ خدارا اس کی انکوائری کی جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، شیری رحمٰن صاحبہ۔

محترمہ شیری رحمٰن ، جناب چیئرمین ! مجھے جانا تھا تو میں ایک important point آپ کے توسط سے ہاؤس کو بتانا چاہ رہی تھی کہ مجھے افسوس ہے شاید یہ پوائنٹ سینیٹر مشاہد حسین صاحب نے اٹھایا تھا اور اب وہ ہاؤس میں نہیں ہیں لیکن ان کو اور باقی members of

press کو ضرور آگاہ کرنا چاہوں گی کہ جہاں تک "جیو" کی بات ہو رہی تھی وہاں سپریم کورٹ نے کوئی نوٹس بھی لیا ہے اور کچھ instructions کی بات کی گئی تھی میڈیا کو کہ فلاں چیز کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں کرسکتے اور غالباً اس وقت یہ judiciary اور میڈیا کا مسئلہ ہے کہ اس پر رپورٹنگ نہیں ہوسکتی۔ جناب! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایک جمہوری معاشرے میں جو level of transparency کی ضرورت ہے' اس پر اس وقت اس طرح کی قدغن لگانا صحیح نہیں ہے۔ " جیو" یا دوسرے کسی channel پر 'کیس کیا جا رہا ہے پیپلز پارٹی ضرور ان کے ساتھ co-petitioner ہو گی اور ان پر جو بھی کیس کیا جا رہا ہے ہم نہ صرف ان کی مدد کریں گے لیکن legal advice and co-petitioner بھی ان کے ساتھ ہوں گے تاکہ ایسا نہ ہو کہ میڈیا پر کوئی دغن لگایا جائے ۔ آخری بات میں یہ کہوں گی کہ انہی جمہوری قدروں کو دیکھتے ہوئے اور انہی میڈیا کی آزادیوں کو دیکھتے ہوئے 'انہی freedoms کو دیکھتے ہوئے آج ہمیں خبر آئی ہے کہ پاکستان کو Commonwealth countries میں بحال کیا گیا ہے۔ یہ ایک خوشخبری جو ہم آپ کے فلور سے announce کرنا چاہتے ہیں۔ یہ گیلانی گورنمنٹ کی پہلی serious success میں سمجھوں گی اور اس میں ضرور democratic and fundamental freedom اور media کا بھی ہاتھ ہے۔بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، مسٹر ولی محمد بادینی :غوری صاحب آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

سینیٹر بابر خان غوری ،جی جناب۔ جناب چیئرمین! بلور صاحب نے جو بات by name کی ہے ۔ ہماری تو ایک خواہش تھی ------

سینیٹر الیاس احمد بلور ، میں نے تو کسی کا نام نہیں لیا۔

The Incident Of 12th May,2007

سینیٹر بابر خان غوری ،نہیں آپ نے کہا لسٹ دیں' فلاں دیں۔ آپ نے لسٹ مانگی ہے۔ آپ حقائق سن لیں۔

جناب! ۱۲ مئی کے حوالے سے میں نے پہلے بھی یہ بات کہی تھی۔ مختلف اوقات میں ہر طرف سے یہ بات آئی ہے' کوئی واقعہ ہوتا ہے کہ سازش ہو رہی ہے اورجب حقائق کے مطابق چاہے

خان لیاقت علی خان صاحب ہوں ' پاکستان کے پہلے وزیر اعظم کو جب یہاں لیاقت باغ میں شہید کیا گیا تھا یا ذوالفقار علی بھٹو کی شہادت ہو یا بے نظیر بھٹو صاحبہ کی شہادت ہو یا ۱۲ مئی کا واقعہ ہو ' ۲ دسمبر کا واقعہ ہو ' کوئی بھی ایسے بڑے بڑے واقعات ہوں یا جنرل ضیاء الحق صاحب کا حادثہ ہو ' یہ وہ واقعات ہیں جن کے پیچھے ہم اکثر یہ باتیں کرتے ہیں کہ سازشیں ہوئی ہیں اور آج تک ہم ان کا کھوج لگانے میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں کہ کون لوگ یہ سازشیں کرتے ہیں۔ سازشوں کا آلہ کار کون بنتے ہیں اور اس کا فائدہ کس کو ہوتا ہے یہ سب کے سامنے چیزیں موجود ہوتی ہیں اور اس کا سب سے بڑا benefit کس کو ملتا ہے؟ کون اس کا فائدہ اپنی سیاست کے لئے اٹھاتا ہے؟ وہ بھی عوام جانتے ہیں کہ کس طریقے سے کس طرح فائدہ اٹھا کر اور کس طرح کس صوبے سے ووٹ حاصل کئے گئے۔ کس قوت نے فائدہ لیا کس طرح وہاں پر راتوں رات اسلحہ تقسیم ہوا ' کس طرح ایم کیو ایم کی ریلیوں پر حملے ہوئے۔ یہ وہ حقائق ہیں جو ہمارے پاس DVD,s پر موجود ہیں جو ہم میڈیا کو دے چکے ہیں۔ جہاں تک آپ نے بات کی کہ بارہ آدمیوں کی لسٹ' بارہ آدمی نہیں چودہ ہمارے کارکنان شہید ہوئے تھے جن کی نماز جنازہ ہوئی ہے ' جن کی فہرستیں ہم دے چکے ہیں۔ مسئلہ یہاں پر نماز جنازہ کا یا لوگوں کی فہرستوں کا نہیں تھا۔ جو تمام بے گناہ لوگ اس دن شہید ہوئے ہیں متحدہ موومنٹ کے کارکنوں سمیت' ان سب کے غم کے لئے آپ آواز اٹھائیں ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ ان سب کی تحقیقات کے لئے بات کریں۔ آیئے ان کی تحقیقات تو کریں پھر آپ بتائیے کہ وہاں پر رات کو کیا ہوا تھا۔ وہ کون لوگ تھے جو حملہ آور ہوئے تھے۔ وہ کون سی کیسٹ ہے جو منظر عام پر لائی گئی ' اس میں آپ کے کارکن اسلحہ لے کر کیوں چل رہے تھے۔ ہم ان تفصیلات میں جانا نہیں چاہتے۔ ہم تو International Court of Justice سے demand کر چکے ہیں کہ اس کی تحقیقات ۱۲ مئی کے حوالے سے کی جائے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو۔ ۱۲ مئی کے حوالے سے جو سازش ہوئی میں سمجھتا ہوں اس سازش میں وہ لوگ شامل ہیں جو اس کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کو مسلسل استعمال کر رہے ہیں یا ان کو اس کا benefit ملا ہے۔ کس کو benefit ملا ہے؟ یہ پورا سرحد اور پاکستان جانتا ہے۔ لہذا اس قسم کے الزامات لگانے سے پہلے اگر آپ یہ بات سننا چاہتے ہیں تو ہم آپ کے ساتھ detail میں بات کریں گے۔ آج میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا آپ اس کے اوپر سیاست کرنا چاہتے ہیں یا آپ کیا واقعی ان واقعات کی تحقیقات کرانا چاہتے

ہیں ؟ اگر تحقیقات کرانا چاہتے ہیں تو آپ سے آگے پھر ہم ہیں۔ آئیے پھر تحقیقات کیجیے اور تحقیقات کروائیں تاکہ ہم ان مجرموں کو پکڑیں جنہوں نے سازش کی تھی۔ اس میں loser MQM ہے جناب! اس میں جناب چیئرمین! MQM loser ہے۔ ایم کیو ایم کو نقصان ہوا ہے۔ ایم کیو ایم کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور یہ سازش ایم کیو ایم کے خلاف تھی۔ جو لوگ آج بھی اس ۱۲ مئی کو استعمال کر رہے ہیں ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سازش میں two hundred per cent شامل تھے اس کی رپورٹس موجود ہیں' شیرپاؤ صاحب یہاں موجود ہیں وہ اس وقت وزیر داخلہ تھے۔ ان سے پوچھیے کہ رات کو کس پارٹی نے اسلحہ تقسیم کیا ' کون لوگ تھے جن کو خفیہ فنڈز ملے؟ یہ ساری باتیں منظر عام پر آئیں گی۔ اچھا ہے ہم تو چاہتے تھے کہ تحقیقات ہو تاکہ لوگوں کو پتا چلے کہ کس طرح بارہ مئی کے واقعات ہوئے ہیں۔ جناب والا! میری آپ سے گزارش ہے کہ ان تمام الزامات اور باتوں کو ایک طرف رکھیں ۔ ان تمام شہدا چاہے وہ پختون ہوں' مہاجر ہوں' سندھی ہوں' پنجابی ہوں' سرائیکی ہوں' جو بھی بے گناہ مرا ہے آج ان کی برسی کے موقع پر سب کے لیے پہلے فاتحہ خوانی کرا دیں بعد میں جو یہ الزام لگاتے رہیں' میں یہاں موجود ہوں۔ میں جواب کے لیے تیار ہوں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Cross talk نہ کریں۔

سینیٹر الیاس احمد بلور ، تحقیقات ختم کیوں کی گئی ہیں۔ ہائی کورٹ کا گھیراؤ کیا گیا ہے' بنچ کو ختم کیا گیا۔ تحقیقات کیوں نہیں کرائی جاتیں؟ ہم کہتے ہیں جس وقت مرضی ہے تحقیقات کرائیں۔ جناب چیئرمین! ججز کو پی سی او کے تحت باہر نکالا گیا اور یہاں کھڑے ہو کر صدر صاحب نے کہا کہ یہ میری طاقت ہے' اس کا فائدہ کس نے اٹھایا؟ صدر مشرف نے اٹھایا۔ اس نے کہا یہ میری طاقت ہے' یہ جواب ہے ' retaliation ہے۔

Mr. Chairman: Let us not have any cross talk. Let us have

order in the House. Mr. Wali Muhammad Badini has the floor.

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، شکریہ۔ جناب چیئرمین! آج بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پچاس آدمی مر گئے لیکن ان کا کوئی حال احول نہیں پوچھتا' یہاں ہر آدمی اپنی سیاست چمکا رہا ہے۔ ہر ایک کہہ رہا ہے کہ یہ لوگ ہمارے تھے' ہمارے تھے۔ چلو اگر پہلی حکومت نے کچھ نہیں کیا' اب موجودہ حکومت نے کیا کیا ہے۔ مہربانی کرکے پتا تو چلائیں کہ کس نے مارا ہے' کیسے مارا ہے' کیوں مارا ہے؟ دن دیہاڑے مارا۔ اگر پچاس آدمیوں کے قاتل نہیں پکڑے جاتے تو اس ملک میں ایک آدمی کا قاتل کبھی زندگی میں نہیں پکڑا جائے گا۔ آج تک یہ طے نہیں ہے کہ کس کو فائدہ ہوا' کس کو فائدہ نہیں ہوا۔ ہر پارٹی اپنے لیے بات کر رہی ہے۔ مہربانی کرکے ایک میز پر بیٹھیں اور اس کو clear تو کریں کہ مارنے والا کون ہے؟ سازش کس نے کی ہے؟ وہ کس شہر میں ہے؟ پچاس آدمیوں کے قاتل پکڑے نہیں جاتے اور ہر ایک اٹھ کر شور شرابہ کرتا ہے اور اپنے نمبر بڑھا رہا ہے۔ ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ مہربانی کرکے اس پر باقاعدہ انکوائری کروائی جائے۔ بڑا آدمی ہے' چھوٹا آدمی ہے' امیر آدمی ہے یا غریب آدمی ہے' جو بھی ہے اس کا فیصلہ کرا دیں۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین، سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے point of order پر کراچی میں لوگوں کو شہید کیے جانے کے حوالے سے یہاں پر بات کرنے کا موقع دیا۔ جناب والا! واقعہ یہ ہے کہ چیف جسٹس آف پاکستان کراچی تشریف لے گئے' سول سوسائٹی' وکلا اور مختلف سیاسی پارٹیوں کے لوگ ان کا استقبال کر رہے تھے۔ جناب والا! جو واقعہ ہوا وہ تمام دنیا نے ٹیلی ویژن پر دیکھا کہ چیف جسٹس کا جو راستہ تھا اس سڑک پر بڑے heavy containers ڈالے گئے تھے اور وہ تمام سڑک مسلسل مختلف مرحلوں پر بند کی گئی۔ وہاں حکومت بھی تھی اور وزارت داخلہ کے ایک advisor نے خود بتایا کہ یہ واقعات یوں یوں ہوئے تھے۔ جناب والا! اصل بات یہ ہے کہ آزادی تحریر' تقریر اور جلسہ جلوس کا عوام کو حق ہے۔ اس وقت بارہ مئی کا واقعہ ہو رہا تھا' چیف جسٹس متحرک ہو چکے تھے۔ دراصل مجموعی طور پر

ان آزادیوں کے لیے ہمارے ملک کے عوام اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ ایسی حالت میں جو واقعات ہوئے میڈیا پر نشر ہوئے اس کا اثر آپ نے دیکھا، "آج" چینل یا دوسرے چینل، تمام دنیا دیکھ رہی تھی کہ ان پر گولیاں برس رہی تھیں۔ اس میں لوگ شہید ہوئے، خون بہا۔ اب اس کے بارے میں یہاں محترم لوگ کہہ دیتے ہیں کہ نہیں، ہمارے لوگ بھی تھے۔ آپ کی حکومت تھی، وہاں منتظم ان کے تھے، containers کس نے ڈالے تھے ؟ کیوں ڈالے تھے؟ جناب والا! اصل ذمہ دار وہ لوگ ہیں۔ ٹھیک ہے، ہو سکتا ہے کہ ان کے کوئی لوگ واقعی بے گناہ مارے گئے ہوں لیکن اس دوران جو قتل مقاتلہ ہو رہا تھا اس میں ہمارا مطالبہ ہے اور تمام ملک کے لوگوں کا مطالبہ ہے کہ اس کی تحقیقات کرائی جائے۔ سیدھی سی بات ہے کہ سینیٹ کے چیئرمین ایک کمیٹی یا کمیشن بنائیں یا حکومت ایک کمیشن بنائے اور انکوائری ہو کہ کیا واقعات ہوئے اور کیوں ہوئے؟ اس حوالے سے اس واقعہ کا یہ پہلو واضح ہے کہ وہاں ایسے عناصر ہیں جو کسی کو تحریر، تقریر، جلسے جلوس کا حق نہیں دیتے۔ ان کا یہ پروگرام ہے۔ یہاں یہ فرما رہے ہیں کہ کس کا فائدہ تھا، ان کا فائدہ تھا جو اس terrorism سے، لوگوں کے قتل کرنے سے اپنے لیے unopposed واحد حکمران کا حق حاصل کریں۔ وہ لوگ آج بھی نہیں چھوڑتے ۔ آج بھی کراچی میں ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ یا حکومت میں ہمیں شامل کرو ورنہ ہم miscreants کا کام کریں گے۔ یہ غلط ہے، یہ نہیں ہوگا۔ ہم آپ کو یہ اجازت نہیں دیں گے ۔ یہ یاد رکھیں کہ تمام پاکستان میں rule of law ہوگا اور ہر ایک کا حق ہے کہ وہ جلسہ جلوس کرے ۔ جناب والا! اس حوالے سے ہم عرض کر رہے ہیں کہ آج پھر بارہ مئی ہے۔ اس دوران میں الیکشن ہوئے ہیں ۔ جمہوریت کے حق میں اچھے نتائج آئے ہیں لیکن ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ مہربانی کریں اس واقعہ کی انکوائری کرائیں ۔ اور یہ جو میڈیا کو دھمکیاں ہیں یا دوسری چیزیں ہیں، ان کو آپ نے ختم کرنا ہے۔ یہ آپ کی ذمہ داری بنتی ہے۔ جناب والا! آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین! شکریہ۔ پروفیسر محمد ابراہیم خان۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان : شکریہ جناب چیئرمین۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب والا! میرے ہاتھ میں 7,8, July 2007 all partiesy کے declaration کا text ہے اور

میں آپ کی اجازت سے مختصر طور پر اس میں سے ایک para پڑھنا چاہوں گا۔

"On May 12, 2007, at Karachi, an engineered massacre of opposition workers was orchestrated, unarmed political workers were at the mercy of gun-toting Muttahida Qaumi Movement (MQM) workers while the police and rangers watched. The Sindh High Court was laid siege and judges had to run to save themselves. The district courts were surrounded by MQM activists and lawyers including women were beaten. While the federal and provincial regimes watched 48 innocent people lost their lives and over 200 were injured; yet General Musharraf says there is no need for an inquiry.

جناب چیئرمین! اس کے دو اور paras No.13 & 14 ہیں،

(13) "The APC holds General Musharraf, the Sindh Governor and the provincial government, and the MQM responsible for the carnage carried out in Karachi on May 12, 2007, and demands an independent judicial enquiry by a judge of the Supreme Court to ascertain and identify the persons involved."

(14) "The APC condemns recent acts of terrorism in UK. It further resolves to write a joint memorandum to the UK government for initiating necessary legal proceedings againt MQM chief Altaf Husain for his alleged role in incidents of terrorism in Pakistan."

جناب چیئرمین! یہ Opposition کی تمام جماعتوں کا متفقہ فیصلہ ہے اور اس میں ذمہ داری کا تعین کیا گیا ہے۔ میرے دوست حاجی عدیل صاحب اور جناب الیاس بلور صاحب نے بالکل درست کہا ہے کہ Shipping Port سے نیوی کے containers لائے گئے تھے اور ان سے راستوں کو block کیا گیا تھا جس کی تمام تر ذمہ داری Federal Defence Minister

and Federal Minister for Shipping and Ports پر عائد ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین! یہ تعین ہوچکا ہے اور اس وقت سے یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارے workers بھی اس میں ہیں۔ دوسروں کو اپنا قرار دیا جارہا ہے اور اس کی وجہ سے چور خود چور چور پکار رہا ہے۔ جناب چیئرمین! ہمیں اگر گلہ ہے تو پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے کہ انہوں نے قاتلوں کو حکومت میں شامل کر لیا ہے۔ کیا وہ عبداللہ مراد شہید کا خون بھول گئے ہیں؟ کیا وہ منور سہروردی کا خون بھول گئے ہیں؟ ہم تو اپنے شہدا اور جمہوریت کے شہدا کو نہیں بھول سکتے۔ میری ان سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ قاتلوں کو اپنی صفوں میں جگہ نہ دیں، جس چیز پر انہوں نے agree کیا تھا، اس کو وہ honour کریں، جمہوریت اس طرح نہیں چل سکتی۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیے۔ ڈاکٹر عبدالمالک۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین ، کیونکہ نام لیا گیا ہے اس لیے he has a right to explain.

جی ڈاکٹر عبدالمالک۔

(مداخلت)

سینیٹر کلثوم پروین ، جناب چیئرمین! یہ point of order ہے یا کوئی debate ہے؟ اگر یہ debate ہے تو اس کے لیے آپ کوئی اور وقت مختص کر دیں۔ جناب والا! یہ تو کوئی point of order نہیں لگتا بلکہ یہ تو 12 مئی کے issue پر debate معلوم ہوتی ہے۔ ہمیں بارہ مئی کے شہدا کے لیے دعا کرنی چاہیے۔ جناب چیئرمین! کیا اس طرف بیٹھے ہوئے لوگوں کا یا اس طرف بیٹھے ہوئے لوگوں کے خون کا رنگ مختلف ہے؟ کیا جو شہید ہوئے وہ سارے مسلمان نہیں تھے؟ پنجابی، سندھی، بلوچ اور پختون کی کیا تفریق ہے؟ ہم ایک خدا کو ماننے والے اور ایک رسول کو ماننے والے ہیں۔ یہ ہم کیا پارٹی کے issues اور پارٹی کی سیاست چلا رہے ہیں کہ وہ پنجابی تھا، وہ پٹھان تھا، وہ بلوچ تھا، سندھی تھا۔ ہم سب مسلمان ہیں، ایک اللہ کو ماننے والے اور ایک رسول کو ماننے والے ہیں۔ خدارا اور تفرقہ پیدا نہ کریں، اور گروہ نہ بنائیں۔ پہلے ہی مسلمان پوری دنیا میں ذلیل ہیں۔ ہمیں مزید ذلیل ہونے سے بچایا جائے۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، چلیں آپ نے بھی اپنی تقریر کر لی ہے۔ جناب چیئرمین! میں مختصراً یہ عرض کروں گا کہ 18 فروری کو جو آمریت کو shock لگا تھا اور آج جو پاکستان کی موجودہ صورت حال ہے وہ کم از کم مجھ جیسے سیاسی کارکن کے لیے انتہائی پریشان کن ہے اور آج مسلم لیگ (ن) نے جو فیصلہ کیا ہے resignation کا، کم از کم مجھے ایک shock لگا ہے کیونکہ ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ اس ملک میں آمریت پسپا ہو رہی ہے اور جمہوری قوتوں کو تقویت مل رہی ہے لیکن لگتا یہ ہے کہ یہاں پر آمریت کی گرفت، امریکہ کی گرفت روز بروز مضبوط ہو رہی ہے۔ میری پاکستان پیپلز پارٹی کے قائدین سے گزارش ہے کہ آپ جتنے قدم آمریت کی جانب بڑھیں گے ہم اتنا آپ سے دور ہوتے چلے جائیں گے۔ اس جدوجہد میں سب نے قربانیاں دی ہیں، خدارا ان قربانیوں کو مد نظر رکھا جائے۔ یہاں پر صرف چار ججز کی بحالی کی بات نہیں ہے۔ یہاں rule of law کی بات ہے۔ اگر یہاں پر rule of law نہیں ہوگا تو مجھ جیسے عام آدمی کا یہاں جینا مشکل ہوجائے گا اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ججز کے مسئلے پر آپ لوگوں نے یہ attitude رکھا تو یہ تاریخ میں ایک بدترین زیادتی ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ کامل علی آغا صاحب نے کہا کہ ہم نقاب پوش Opposition ہیں۔ ہم نقاب پوش نہیں ہیں، ہم genuine Opposition ہیں بلکہ ہمارا اور عبدالرحیم مندوخیل کا جس قبیلے سے تعلق ہے، ہماری زندگیاں Opposition میں ہی گزر گئی ہیں اور میں یہ کہتا ہوں کہ شاید ہمارے ہاتھوں میں سرکار کی لکیر ہی نہیں ہے اور کامل علی آغا صاحب کے ہاتھوں میں Opposition کی لکیر نہیں ہے۔ ہم ان سے گزارش کرتے ہیں کہ آہستہ آہستہ with the passage of time, دو، تین مہینے لگیں گے، اس کے بعد میرے خیال میں Opposition میں ہم کچھ لوگ ہی رہ جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔

جناب چیئرمین، پری گل آغا صاحبہ۔ ایک منٹ رکیں۔ جی رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ تین، چار مختلف issues سامنے آئے ہیں جن کا تعلق براہ راست پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ اور موجودہ coalition حکومت کے ساتھ ہے۔ لہٰذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان تمام باتوں کا مختصر اور واضح

جواب آپ کے توسط سے اس ایوان کے سامنے رکھوں۔

سب سے پہلا مسئلہ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ باقی تمام مسائل اس ایک مسئلے سے جنم لیتے ہیں، چاہے اس کا تعلق بارہ مئی سے ہو، چاہے اس کا تعلق PML(N) سے ہو، چاہے اس کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی کی جدوجہد سے ہو اور وہ بنیادی مسئلہ عدلیہ کا مسئلہ ہے۔ عدلیہ کے مسئلے پر بہت عرصے سے جان بوجھ کر پاکستان کی establishment کی طرف سے ایک perception create کرنے کی کوشش کی گئی اور یہ perception اس وقت سے create کرنے کی کوشش کی گئی جب 9 مئی کا واقعہ ہوا۔ ہم سب کے سب یہاں پر سپریم کورٹ کے سامنے موجود ہوتے تھے۔ اس وقت سے یہ تاثر دینے کی کوشش تھی کہ پاکستان پیپلز پارٹی عدلیہ کے مسئلے پر soft ہے۔ ہم نے بارہا کہا اور آج میں پھر اس بات کو reiterate کرتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی یا coalition کی حکومت عدلیہ کے مسئلے پر بڑی واضح اور بڑی clear ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ عدلیہ آزاد ہونی چاہیے۔ دوسری بات ہم یہ سمجھتے ہیں کہ 2 نومبر کی عدلیہ کو واپس اسی صورت میں، اسی شکل میں بحال ہونا چاہیے۔ ہم یہ بھی بڑے واضح الفاظ میں سمجھتے ہیں کہ 3 نومبر کا جو اقدام اٹھایا گیا جنرل مشرف کی طرف سے as Chief of the Army Staff, وہ اقدام غیر قانونی اور غیر آئینی تھا۔ لہٰذا نہ پاکستان پیپلز پارٹی نے اس اقدام کو اس وقت تسلیم کیا اور نہ آج coalition حکومت تین نومبر کے اقدام کو آئینی تصور کرتی ہے۔

تیسری بات ہم یہ بڑے واضح الفاظ میں سمجھتے ہیں اور ہم نے بھوربن میں اپنے allies کے ساتھ اس بات پر سمجھوتا بھی کیا ہے کہ ججز کی بحالی پارلیمانی resolution کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ یہ بات بڑی کھلی ہے اور بڑی واضح ہے کیونکہ اسی سے یہ تینوں چیزیں جو میں نے آپ کے سامنے رکھیں، یہ تینوں inter linked ہیں۔ اب بات یہ آتی ہے کہ اختلاف کہاں پر ہے، اگر اس کو اختلاف کہا جا سکتا ہے تو وہ modalities کے اوپر ہے۔ اس بات پر میں پھر واضح کر دوں دو نومبر کی عدلیہ کی reinstatement پارلیمنٹ کی resolution کے ذریعے، ان کی واپسی اور تین نومبر کا اقدام غیر آئینی ہونا اس بات پر کسی قسم کا کوئی ابہام، کسی قسم کا کوئی dispute موجود نہیں ہے۔ Simple modalities کے اوپر کہ کون سا قدم پہلے، کون

سا قدم بعد میں اٹھنا چاہیے اور اس کی تفصیل میں ابھی میں نہیں جانا چاہتا۔ یقیناً وہ وقت آئے گا جب اس ہاؤس کے فلور پر وہ باتیں بھی ہم رکھیں گے تاکہ پارلیمنٹ کو اس کے بارے میں پتا ہو لیکن simple modalities کے اوپر اگر کوئی mis-understanding ہے تو وہ ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی واضح commitment ہے۔ ہماری commitment عدلیہ کے لیے پی ایم ایل (ن) کے ساتھ بھی ہے لیکن ہماری commitment عدلیہ کے لیے پاکستان کے محنت کش اور غریب عوام کے ساتھ بھی ہے اور ہم اپنے اس commitment کو انشاء اللہ پورا ضرور کریں گے۔ جب ہم اس بات کو اس تناظر میں دیکھتے ہیں تو پھر بہت سی باتیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر چلتے چلتے اس بات کو بھی واضح کرتا چلوں کہ جہاں تک عدلیہ کا تعلق ہے تو عدلیہ کی جدوجہد پاکستان پیپلز پارٹی نے نو مارچ سے شروع نہیں کی، سب سے زیادہ اگر کسی نے سیاسی طور پر عدلیہ کے ہاتھوں suffer کیا' وہ پاکستان پیپلز پارٹی ہی رہی ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے بانی چیئرمین' شہید ذوالفقار علی بھٹو کا judicial murder ہوا۔ پاکستان پیپلز پارٹی جانتی ہے کہ اگر tinted judiciary ہو تو اس کے کیا نتائج سامنے آتے ہیں۔ محترمہ شہید کو like a ping pong ball treat کیا کہ صبح hearing کراچی میں ہے' Monday hearing کراچی میں ہے' Tuesday کو hearing لاہور میں ہے' Wednesday کو hearing پنڈی میں ہے پھر Thursday کو hearing کراچی میں ہے

all in one week. So people should not give us a lesson as to what is a tinted judiciary. We have faced the tinted judiciary and therefore, we believe that the majesty of the federation, that the majesty of the justice can only be served if the judiciary is independent and judiciary can only become independent in these present circumstances once it is restored to its position on the second of November. Mr. Chairman, the Pakistan Peoples Party and its workers have sacrificed for the cause of an indepedent judiciary. They have sacrificed for the reinstatement of the judiciary to its second November position. Who were the workers who

died in Karachi, they belonged to Pakistan Peoples Party. Who were the workers who died here in Islamabad, they belonged to the Pakistan Peoples party. Yes, in Karachi all of us

اور اس کے اندر میں موجود تھا' وہاں پر شیری رحمٰن تھیں۔ بارہ نومبر کو جب اپوزیشن کے قافلے نکلے' جس میں اے این پی اور پاکستان پیپلز پارٹی شامل تھی تو وہاں پر چھ گھنٹے main Drig road کے اوپر ' we were under consistent cross fire اور یہ بھی حقیقت ہے کہ پولیس اور رینجرز وہاں پر کھڑے ہوئے تھے لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئے۔ میں یہاں پر اپنے تمام سیاسی دوستوں سے یہ بات کہوں گا کہ ہمارے لیے یہ بات دیکھنے کی ہے کہ ہمیشہ سیاست دانوں کو اور سیاسی جماعتوں کو پاکستان کی establishment نے آپس میں لڑایا ہے۔ ہمیشہ انہوں نے divide and rule کی پالیسی کو برقرار رکھا ہے لیکن کھیل انہوں نے اپنا کھیلا ہے اور اپنے آپ کو perpetuate کیا ہے۔ کراچی کے شہدا کی glee کے اوپر کس نے آکر اسلام آباد میں ' اسی چوک کے اندر victory claim کی' جنرل مشرف نے آکر victory claim کی اور کہا کہ آپ نے عوام کی طاقت کا مظاہرہ 12 مئی کو کراچی کے اندر دیکھ لیا ہے۔ سوچنے اور سمجھنے کی بات یہ ہے کہ سیاسی قوتوں کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ سیاسی قوتوں کو ایک دوسرے کے خلاف لڑایا جا رہا ہے تاکہ اپنے اقتدار کو طول دیا جائے۔ اپنے اقتدار کو مضبوط کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج پاکستان کی سیاسی قوتوں کو اس بات کو سمجھنا چاہیے' ان کو اس بات پر سوچنا چاہیے' ان کو اس بات کا عزم کرنا چاہیے کہ ہمیں آپس کے اختلافات کو ایک دفعہ ختم کر کے' ایک democratic transition کی طرف اس ملک کو لے کر جانا ہے تاکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہاں سے آمریت کا خاتمہ کیا جا سکے۔ یہاں سے ہمیشہ کے لیے military dictatorships اور adventurism کا مکمل طور پر خاتمہ کیا جا سکے۔ آج اگر ہم کوئی glowing tribute بارہ مئی کے شہدا کو پیش کر سکتے ہیں تو وہ یہ ہوگا اور یقیناً ان کی روح بھی اس سے satisfied ہوگی کہ اگر سیاسی قوتیں اس بات کا ارادہ کریں۔

جناب والا! یہاں پر یہ بات بھی کی گئی اور یہ بات بھی حقیقت ہے کہ ایک کمیشن ہائی کورٹ آف سندھ کا بنا تھا لیکن پھر وہ کمیشن wind up ہوگیا۔ یہاں پر بات کی گئی کہ

سینیٹ کی کمیٹی یا سینیٹ کا کمیشن بننا چاہیے۔ میں اس تجویز کی حمایت اس لیے نہیں کر سکتا کہ یہ ہاؤس ہمیشہ سے، اور تمام کے تمام دوست ہمیشہ سے provincial autonomy کی بات کرتے آئے ہیں۔ آج اگر سینیٹ نے اس بات کا نوٹس لیا تو یقیناً سندھ کی حکومت، سندھ کے صوبے کی provincial autonomy infringe ہو گی۔ میں آپ کے سامنے یہ بات ضرور رکھتا ہوں کہ سندھ کے جو سینیئر وزیر ہیں، جناب پیر مظہر صاحب دو یا تین دن پہلے ان کی statement میں نے اخبارات میں دیکھی۔ ان سے میری بات بھی ہوئی جس میں انہوں نے اس بات کا ارادہ کیا ہے کہ حکومت سندھ اس بات پر غور کر رہی ہے کہ اس معاملے کی تحقیقات کروائی جائیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت سندھ کو اس بات کا موقع دیا جائے کہ وہ دیکھے کہ وہ کون سا مناسب قدم ہے جو وہ اس سلسلے میں اٹھانا چاہتے ہیں۔ یہ چند گزارشات تھیں اور میں سمجھتا ہوں کہ جو سانحہ کراچی کے شہدا تھے ان کا تعلق چاہے کسی جماعت سے ہو، ان کا تعلق چاہے کسی لسان سے ہو، وہ پاکستانی تھے، وہ پاکستان کے شہری تھے اور ان تمام شہدا کے لیے ہمیں دعائے مغفرت کرنی چاہیے۔

جناب چیئرمین، سمیع الحق صاحب آپ دعا کروائیں۔

(بارہ مئی کے شہدا کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب چیئرمین:پری گل آغا صاحبہ۔

سینیٹر آغا پری گل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! شکریہ۔ میں 12 مئی کے بارے میں بات کر رہی تھی مگر رضا ربانی صاحب نے دعا کروالی،شکریہ۔

جناب چیئرمین صاحب! اس دن میں نے تین points of order اٹھائے تھے، ایک تو بلوچستان کے لیے بلڈوزر کی فراہمی کے بارے میں تھا۔ بلوچستان کے لیے پانچ سو بلڈوزر منظور ہوئے تھے، پانچ سو سے وہ دو سو پر آ گئے، پھر دو سو سے اب بیس پر آ گئے ہیں اور اب بھی مجھے اس کا جواب نہیں ملا اور انشاء اللہ تعالیٰ بیس کا دو ہٹا کر وہ زیرو پر آ جائے گا۔ یہ بہت افسوس کی بات ہے۔ میرا خیال ہے کل ڈھائی تین ہزار بلڈوزر منظور ہوئے ہیں اور بلوچستان کے لیے دو سال لڑ لڑ کر آخر پانچ سو بلڈوزر منظور ہوئے۔

میں تو پریشان ہوں کہ ہم جتنے بھی points اپنے صوبے کے بارے میں اٹھاتے ہیں ان کا ہمیں کوئی جواب نہیں ملتا حالانکہ میں بھی بلوچستان صوبائی اسمبلی کی ممبر رہی ہوں۔ اس وقت ہم کوئی بھی point of order اٹھاتے تو دوسرے دن ہمارے question کا جواب table پر ہوتا تھا اور باقاعدہ سپیکر ہمیں بتاتا تھا کہ جی یہ ہم نے کام کیا ہے۔

دوسرے، میں نے بجلی کی load shedding کے بارے میں کہا۔ جب میں نے یہاں پر load shedding کے بارے میں آوازیں اٹھائیں، جناب چیئرمین صاحب! بلوچستان میں پہلے دو گھنٹے بجلی آتی تھی لیکن اب وہ بھی انہوں نے ختم کر دی ہے ۔ ساری رات load shedding سارا دن load shedding۔ لوگوں نے مجھے کہا جی کہ آپ نے مسئلہ وہاں پر اٹھایا اور یہاں پر تو ساری رات کے لیے load shedding ہو رہی ہے۔ ہمارے بچوں کے امتحان ہو رہے ہیں جبکہ یہاں پر اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ جناب یہ ظلم ہے۔ ہم چاہے اِدھر کے ہوں یا اُدھر کے ہوں اگر ہم لوگ بولتے چلیں جائیں اور آخر میں اٹھ کے چلے جائیں اور اس پر کوئی action نہیں ہو تو یہ بہت افسوس کی بات ہے۔

دوسرا یہ ہے کہ میں نے fix rates کا مسئلہ یہاں اٹھایا تھا لیکن اس کا بھی کوئی جواب نہیں ملا۔ میٹر میں نے زمینداروں کے لیے کہا تھا کیونکہ ان کا fix rate تھا۔ جب سے پاکستان بنا ہے ہمارے بلوچستان کے زمینداروں کے لیے بجلی کا fix rate ہوتا تھا۔ اب کچھ عرصہ پہلے انہوں نے کہا جی کہ بل ادا کریں۔ جب بجلی نہیں تو بل کس چیز کا؟ جناب چیئرمین صاحب! ہماری پوری سینیٹ کی عزت، آپ کی عزت ہے۔ ہم یہاں پر جتنی بھی باتیں کرتے ہیں، جتنا بھی رونا روتے ہیں، جتنا بھی واویلا کرتے ہیں، جناب چیئرمین! آپ ذرا توجہ دیں کہ ہماری باتوں کا اثر کچھ نہیں ہوتا۔ اسی لیے تو پھر Minister بھی ہمارا مذاق اڑا کے چلے جاتے ہیں۔

(اس موقع پر ہاؤس میں اذان مغرب سنائی دی)

جناب چیئرمین صاحب! میں آپ سے ایک گزارش کروں گی کہ تمام ممبران جو بھی questions وغیرہ اٹھاتے ہیں یا جو بھی اپنے صوبے کے مسئلے مسائل بتاتے ہیں، میری گزارش ہوگی کہ اب خدا کے لیے پرانا رواج ختم ہونا چاہیے۔ کم سے کم میں یہ آپ سے درخواست

کرتی ہوں کہ جو بھی ہمارے questions ہوتے ہیں وہ ضروری questions ہوتے ہیں، کوئی معمولی questions نہیں ہوتے، یہ صوبے کا مسئلہ ہوتا ہے، پانی کا مسئلہ ہوتا ہے، بجلی کا مسئلہ ہوتا ہے، بلڈوزر کا مسئلہ ہوتا ہے۔ جو بھی ہے آپ ان کو order کریں کہ ہمارے questions کے بارے میں دوسرے دن یہ ایک ایک کاپی ہمیں دیں اور ایک ایک کاپی آپ کو دیں تاکہ آپ ہمیں بتائیں کہ بھئی کتنا اس پر کام ہوا ہے یا نہیں ہوا۔ جناب چیئرمین صاحب! اس کو light نہ لیں۔

تیسری بات، میں آپ کو ٹی وی والوں کا ڈرامہ بتاؤں۔ آج کل ٹی وی والوں نے بڑے ڈرامے شروع کیے ہوئے ہیں۔ جناب جب ان کے اپنے ministers آتے ہیں تو پورا ٹولہ پہنچ جاتا ہے اور ہم لوگوں نے ایک ہفتہ عشرے کے جتنے بھی questions یا points of order اٹھائے تھے ان کو انہوں نے ایک کو بھی نہیں اٹھایا، ایک کو بھی انہوں نے highlight نہیں کیا۔ کسی کا سر دکھا رہے ہیں، کسی کا کان دکھا رہے ہیں، کسی کا ہاتھ دکھا رہے ہیں۔ یہ کوئی تماشا تو نہیں ہے۔ کم سے کم یہ سینیٹ کسی کے پاپا کا تو نہیں ہے، یہ سب کا ہے۔ پورے پاکستانی عوام کا ہے اور ان نمائندوں کا ہے۔ سب کو چاہے وہ اپوزیشن ہو، government ہو۔ پہلے ہم ادھر بیٹھے ہوتے تھے تو کیمرے کا رخ ادھر ہوتا تھا۔ اب ہم ادھر آئے ہیں تو کیمرے کا رخ ادھر ہے۔ یہ بھی ایک ظلم ہے۔ ابھی اس دن مندوخیل صاحب نے اتنی زبردست تقریر کی۔ انہوں نے بلوچستان کے بارے میں اتنا کچھ کہا لیکن انہوں نے ان کا صرف ہاتھ دکھایا، سر تھا ہی نہیں۔ یہ غلط بات ہے ان کو پورا دکھانا چاہیے اور ان کو بتانا چاہیے اور ان کا نام لینا چاہیے۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ ہم لنگڑے لولے تو نہیں ہیں۔ ممبر سب برابر ہیں چاہے وہ اپوزیشن سے ہوں یا government سے ہوں اور ان کو ٹیلی ویژن support کرتا ہے اور دکھاتا ہے تو ان کو بھی دکھانا چاہیے۔ مجھے اس دن بہت دکھ ہوا کہ جنہوں نے بلوچستان کے بارے میں اتنا کچھ کہا انہوں نے اس کا نام تک نہیں لیا۔ یہ کوئی طریقہ تو نہیں ہے۔ اگر ان کو زیادہ چمچہ گیری کرنی ہے تو پھر بے شک باہر کریں۔ کم سے کم سینیٹ میں انصاف ہونا چاہیے۔ سب کے لیے برابر ہونا چاہیے۔ آج آپ بے شک ٹی وی دیکھ لینا پھر کسی کا کان آئے گا، کسی کا سر آئے گا۔ جس کو دکھانا ہوتا ہے اس کو دس منٹ تک دکھاتے ہیں۔ یہ ہم برداشت نہیں کریں گے۔ اگر

آج کے بعد ایسا ہوا تو ہم جتنے بھی سینیٹرز ہیں ہم پھر وہ خطرناک role ادا کریں گے کہ ہر کوئی یاد کرے گا کیونکہ بہت ہو گیا۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں اس کی نوبت نہیں آئے گی۔ رضا صاحب سن رہے ہیں۔ یہ take up کریں گے اور جو point رضا صاحب ان کا ہے we must address it immediately.

سینیٹر آغا پری گل: سب کا حق بنتا ہے۔ جب سینیٹ میں ہم اندر آتے ہیں، جب ادھر ہال میں آتے ہیں تو سارے سینیٹرز برابر ہوتے ہیں۔ سارے پاکستانی ہوتے ہیں۔ کوئی ہم دوسرے ملک سے نہیں آتے۔ اس لیے ہمارے ساتھ سوتیلوں والا سلوک غلط ہے اور مجھے یقین ہے کہ جو ہمارے Leader of the House ہیں رضا ربانی صاحب، وہ بہت ہی اچھے اور سلجھے ہوئے ہیں۔ جو بات غلط ہے وہ غلط ہے جو صحیح ہے وہ صحیح ہے۔ وہ بہت اچھے انسان ہیں اور ہمارے اچھے colleague ہیں، ہم ان کی عزت کرتے ہیں، یہ ہماری عزت ہیں۔ ہم ان کا احترام کرتے ہیں کیونکہ ہم کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ کسی بھی سینیٹر پر کوئی ہاتھ اٹھائے مگر یہ کہ رضا ربانی صاحب نے بہت تعاون کیا ہے۔ اب ان کو ذرا خیال رکھنا چاہیے بجائے اس کے کہ کیمرے کا رخ اُدھر زیادہ رکھیں کیمرے کو اِدھر بھی کرنا چاہیے۔ سب کے برابر کے حقوق ہیں۔ یہ نہیں کہ یہ کسی ایک کی میراث ہے تو ان کو پورا دکھاؤ اور دوسروں کو کاٹ کاٹ کے دکھاؤ۔ میں پر زور احتجاج کرتی ہوں۔ اگر میرے چار points کا جواب نہیں ملا تو پھر چیئرمین صاحب! میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گی۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب نے سنا ہے۔ وہ متوجہ ہیں۔ ایک آپ کا جو بلڈوزر کا point ہے وہ آپ کو بتایا۔ اس پر Minister نے اس دن تفصیلی تقریر کی۔ انہوں نے بتایا ہے کہ اس میں تھوڑا وقت لگے گا۔ رضا صاحب بھی سن رہے ہیں، جو بھی رپورٹ ہوگی وہ ہم آپ کو دے دیں گے لیکن load shedding کا Minister Sahib نے winding up میں کہا کہ وقت لگے گا اور بلڈوزرز کی پہلی کھیپ آ رہی ہے، بیس یا پچیس جتنے بھی ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل: میں تمام سینیٹروں سے ایک درخواست کرتی ہوں کہ ادھر

والے ان پر الزام نہ لگائیں اور ادھر والے ان پر الزام نہ لگائیں، جو شہید ہوئے ہیں وہ ہم سب کے ہیں۔ یہ غلط بات ہے کہ بچوں کی طرح لڑنا، جھگڑنا، نمبر بنانا یہ اچھی بات نہیں ہے۔ آپ ان سے پوچھیں جن کے لوگ شہید ہوئے ہیں، جن کے لوگ مرے ہیں، ان کے بچوں سے پوچھیں، ان کی بیویوں سے پوچھیں، ان کے لوگوں سے پوچھیں۔ آپس میں لڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آئندہ سینیٹ میں یہ لڑائی بند ہونی چاہیے۔ شکریہ، چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین، رضا صاحب جو points پری گل صاحبہ نے raise کیے ہیں ان کی طرف ضرور متوجہ ہوں۔

سینیٹر کلثوم پروین، میں نے آپ کو بتایا تھا کہ کوئٹہ سے Monday کو flight نہیں آتی اور جو flights آتی ہیں وہ time schedule پر نہیں آتیں، اگر صبح دس بجے کا time ہے تو تین بجے جاتی ہیں تو آپ نے کہا تھا کہ میں دیکھوں گا۔

جناب چیئرمین، یہ کبھی weather کا مسئلہ ہوتا ہے کبھی availability of plane کا ہے۔

سینیٹر کلثوم پروین، انہوں نے کہا ہے کہ جو جہاز ہمارے پاس فارغ ہوتا ہے تو ہم اسے کوئٹہ بھجوا دیتے ہیں۔ ہم transit پر ہیں۔ Please ذرا اس کو بھی دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین، رضا صاحب! PIA کا بھی جواب دے دیجیے۔ ابھی few points باقی ہیں۔ نماز کا وقفہ کریں یا ختم کر کے adjourn کرنا چاہتے ہیں۔ ختم کریں، پھر مختصر سے جو points ہیں وہ لے لیتے ہیں۔ جی میرے پاس نام ہیں۔ جی، ڈاکٹر محمد ساعد صاحب! نہیں ہیں۔ رضا محمد رضا صاحب، point of order مختصر ہو گا۔

سینیٹر رضا محمد رضا، مختصر لیکن ابھی میں نے شروع نہیں کیا۔ میں اتنا ہی کروں گا۔ Break کے بعد کروں گا۔

جناب چیئرمین، Break نہیں کر رہے ہیں۔ کل کے لیے adjourn کر رہے ہیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، Adjourn کر رہے ہیں تو پھر میں بات کروں گا۔

جناب چیئرمین، ہاں۔ تو مختصر point of order رکھیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، نہیں جناب! اگر دوسروں نے مختصر کیا ہے تو میں بھی مختصر کروں گا۔

جناب چیئرمین، ہاں! سب نے مختصر کیا ہے۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جی بالکل! شکریہ جناب چیئرمین، میں آپ کی نوازش کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ جناب چیئرمین! میرا ایک point of order بارہ مئی والا ہے اور میرا ایک اور بھی point of order ہے۔ آپ نے اتنی مہربانی کرنی ہے کہ بارہ مئی کے حوالے سے میں سب سے پہلے ان شہدا کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں جنہوں نے بڑی جرأت اور مردانگی سے کراچی کی سڑکوں پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ جناب چیئرمین! میں آپ کے ذریعے ہاؤس کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ ۲۰۲ لوگوں پر حملے ہوئے تھے۔ دہشت گردوں نے، فاشسٹوں نے، ریاستی طاقت کو استعمال کرتے ہوئے ۲۰۲ لوگوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا تھا جن میں سے ۴۸ کو شہادت نصیب ہوئی، باقیوں کی زندگی قدرت کو منظور تھی تو زندہ بچ گئے لیکن ان کا نشانہ ۲۰۲ لوگ تھے۔ جناب والا! یہ تمام پارٹیوں کے لوگ تھے، اس میں صفدر عباسی صاحب، اس وقت میدان میں تھے، پیپلز پارٹی کے لوگ تھے، پشتون خواہ پارٹی کے لوگ تھے، عوامی نیشنل پارٹی کے تھے، آج کل جمہوریت کے جتنے بھی دعوے دار ہیں وہ تمام کے تمام اس میں موجود تھے۔ وہ چیف جسٹس کے استقبال کا جلوس تھا۔ جناب! اس کا راستہ جنرل مشرف کے حکم پر روکا گیا۔ گورنر عشرت العباد نے، اس کے مشیر نے اور الطاف حسین کے حکم پر وہاں کے ناظم نے ----

(مداخلت)

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب! آپ خاموش بیٹھیں ----

جناب چیئرمین، ایسے بالکل نہ کریں۔ رضا صاحب! آپ direct attack نہ کریں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب! ان کو نکالیں----

جناب چیئرمین، رضا صاحب! direct attack نہ کریں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، نہیں جناب۔ جناب بالکل، یہ منسٹر تھے ----

جناب چیئرمین، ہر ایک پر attack کرنا یہ بات غلط ہے ---

(مداخلت)

سینیٹر رضا محمد رضا، بالکل آپ بولیں گے-------

جناب چیئرمین، رضا صاحب! direct attack نہیں کرنا چاہیے۔ This is to be expunged. I agree.

سینیٹر رضا محمد رضا، آپ کو بولنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ آپ نے [++++] کیا۔ جناب چیئرمین! دیکھو! ان [++++] کو سزا ہوتی تو ایسا سانحہ نہ ہوتا ----

جناب چیئرمین، رضا صاحب! آپ اپنے point of order سے خواہ مخواہ ماحول خراب نہ کریں---

سینیٹر رضا محمد رضا، [++++]

Mr. Chairman: Adjourn the House.

کل کتنے بجے ملنا ہے۔ صبح دس بجے۔

(مداخلت)

سینیٹر رضا محمد رضا، نہیں جناب! سب سے بڑا [++++] ہے۔ جناب! اس کے حکم پر، کوئی اس [++++] سے نہیں بچ سکتا----

(مداخلت)

سینیٹر رضا محمد رضا، آپ بیٹھ جائیں۔ خاموش رہیں--------

(مداخلت)

Mr. Chairman: Order in the House please.

(مداخلت)

[+++ Words expunged by the orders of Mr. Chairman]

Mr . Chairman: The House is adjourned now to meet *Insha Allah* tomorrow Tuesday, 13 of May at 4.00 P.M.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلم علی المرسلین و الحمد اللہ رب العالمین۔

[The House was then adjourned to meet again on Tuesday 13th May, 2008 at 4.00 P.M.]